مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

رسالہ مسماۃ بہ

# نہایۃ السعادۃ

ترجمہ

# بدایۃ الہدایۃ

تصنیف حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولوی غلام احمد صاحب منتظم کمیشن قرضہ علاقہ سرکار نظام

در سنہ ۱۳۰۹ ہجری

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن میں طبع ہوا

طبع اول ۵۰۰ جلد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ بعد حمد وصلوۃ کے گزارش ہی کہ اندنون
رسالہ بدایۃ الہدایۃ تصنیف حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
اس عاجز کے نظر سے گذرا اوسکے مضامین افادت اگین کے لحاظ سے
بے اختیار جی چاہا کہ اوسکا ترجمہ بغرض افادہ ونفع عام کے کیا جاے
اس رسالہ کے دو حصہ ہین پہلا حصہ عبادات سے متعلق ہی۔ اور
دوسرا حصہ اخلاق سے۔ عبادات مین جسقدر مسائل بیان ہوے ہین
وہ سب مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہین۔ اس لئے بالخصوص
شافعیون کیلئے یہہ ترجمہ بہت ہی سودمند ہوگا۔ اور دوسرے ائمہ

کے پیروی کرنیوالونکے واسطے بھی یہہ رسالہ اسواسطے کارآمد ہے کہ اسمین اکثر وہ ادعیہ مندرج ہین جو خاص جناب رسالت مآب صلعم سے ماثور ہین۔ دوسرا حصہ تو عام مضامین اخلاق سے متعلق ہی جو عموماً مفید ہی اور یہہ حصہ جسقدر دلچسپ ہی اور باوجود اختصار کے کیسے کیسے سود مند ابواب کا اسمین ذکر ہی اسکا امتیاز ذوق سلیم خود کرسکتا ہی۔ ترجمہ مین نفس مضمون کا زیادہ تر خیال رکھا گیا ہی۔ محض لفظی ترجمہ کا چندان لحاظ نہین کیا گیا۔ اسواسطے کہ لفظی ترجمہ مین اکثر تعقیدات واقع ہو جاتے ہین جو عام طلباء کے لئے مفید نہین ہی۔ اور بعض جگہہ مراقی العبودیۃ (شرح اصل رسالہ) کے مضامین بھی مناسبت مقام کے لحاظ سے کچھہ کچھہ بڑہا دیے گئے ہین فقط

غلام احمد

# آغاز کتاب

جو شخص کہ استحصال علم کا حریص اور آرزومند ہو۔ اوسکو پہلے ہی اس بات کا فیصلہ کرلینا چاہیئے کہ تحصیل علم سے اوسکا مقصود کیا ہی۔ اگر صرف ابنای جنس مین فخر و مباہات اور امتیاز و خصوصیت کا حاصل کرنا ہی۔ یا جمع متاع دنیوی پیش نظر ہی۔ تو اوسکو یقیناً سمجھہ لینا چاہیئے کہ وہ خود

آپ اپنے ہلاک نفس اور تخریب دین کے کوشش مین ہی۔ اور یہہ
چاہتا ہی کہ عمدہ متاع دین کو فضول نمود دنیوی کے معاوضہ مین بیچڈالے
پس اس قسم کا معاملہ بے سود ہی۔ اور ایسی تجارت بیفایدہ۔ بلکہ اس قسم
کی تعلیم کا وبال معلمین پر بھی ہے کہ اونکی ایسی تعلیم جو منجر بہ فساد ہوا ونکو
بھی اس خسارت مین شریک حال کر دیتی ہی۔ ایسے معلمین کی مثال اوس
شخص کی سی ہی جو رہزنون کے ہاتھہ ہتیار بیچے۔ چنانچہ جناب رسالتمآب
صلعم ارشاد فرماتے ہین مَنْ اَعَانَ عَلٰی مَعْصِیَةٍ وَلَوْ بِشَطْرِ کَلِمَةٍ
کَانَ شَرِیْکًا لَهُ یعنے جو شخص کہ معصیت پر تائید کرے اگرچہ ایک جزو
لفظ کے ساتھ بھی ہو تو وہ اوسکا شریک ہی۔ اور اگر تحصیل علم سے
یہہ نیت ہو کہ جہل نفسانی دور ہو جاوے۔ جہال کی تعلیم و تربیت کیجاوے
احیاے دین اور بقاے اسلام مین کوشش کرے۔ جھوٹے نام و
نمود کا خیال نہو۔ الحاصل یہہ خواہش ہو کہ سارا سامان اپنے پروردگار
کے رضامندی کا فراہم کرے تو ایسے نیک نیتی کے نتایج کا کیا کہنا
اوسکی فضایل یہانتک مروی ہین کہ جب ایسا شخص تحصیل علم کیلئے
چلتا ہی تو ملائکہ اوسکے پیر کے نیچے اپنے پرون کو بچھا دیتے ہین۔

اور جب تک وہ اس شغل مین مصروف رہتا ہی دریا کے مچھلیان تک اوسکے
حق مین دعاے مغفرت کرتے رہتے ہین۔ بہرحال سب سے پہلے اسبات کا
جاننا ضرور ہی کہ ہدایت جو ثمرۂ علم ہی اوسکی ایک ابتدا ہی اور ایک انتہا اور
ایک ظاہر ہی اور ایک باطن اوسکی انتہا تک پہونچنا بغیر اوسکے ابتدا کے
استحکام کے محال ہی اور اوسکے باطن کا حال معلوم کرنا بدون واقفیت اوسکے
ظاہر کے دشوار ہی۔ اسلئے ہم یہان ہدایت کے ابتدائی امور کو ذکر کرتے
ہین تاکہ ہر شخص اون کے ساتھ اپنے نفس کی آزمایش اور قلب کا امتحان
کرے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل مین ہدایت کے حاصل کرنیکا سچا میلان
دیکھے۔ اور نفس مین اسکے حاصل کرنے کی قابلیت پاوے تو یہہ سمجھنا چاہئے
کہ اوس مین مدارج نہایات کمالات کے حصول کی بھی صلاحیت موجود ہی
اور وہ علوم اسرار لدنی سے بھی حظ وافر حاصل کرسکیگا اگر برخلاف اسکے
نفس مین تجاہل وتساہل پایا جاوے اور بہ اقتضاے ہدایت عمل کرنے
مین لیت ولعل ہو تو سمجھہ لے کہ نفس امارہ اوسپر اپنا عمل کیا چاہتا ہی اور شیطان
اسبات کے درپے ہی کہ اوسکو اپنا مطیع ومنقاد بنالے تاکہ اپنے مکر وفریب
سے قعر ہلاک مین جھونک دیوے اور بعوض حصول سعادت کے شرو

فساد مین مبتلا کردے۔ یہی نہین بلکہ اون لوگون مین شمار ہوجاے جنکے
اعمال بدترین اعمال ہین۔ اور جسکی سعی و کوشش دنیا مین ضایع گئی ہی اور
اپنی کج فہمی سے یہہ سمجھے ہوے ہین کہ ہم نیک کام کر رہے ہین۔ ایسے
لوگون کے بہکانے کیلئے اگرچہ شیطان فضیلت علم اور مراتب علما کو بھی ظاہر
کرتا ہی۔ اور جو کچھ فضایل کا ذکر اخبار و احادیث مین آیا ہی اوسکو سناتا ہی
مگر باوجود اسکے اس مضمون حدیث کے سمجھنے سے اونکو غافل رکھتا ہی کہ
مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَلَمْ يَزْدَدْ هُدًى لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا
یعنے گو کسی نے بہت کچھ علم بھی حاصل کیا ہو لیکن اوسپر ہدایت کا پرتو نہ پڑا
ہو تو اللہ سے سواے دوری کے اور کوئی چیز حاصل نہین ہی۔ اور نیز
وہ شخص اس مضمون سے نابلد ہی کہ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ سخت تر عذاب قیامت کے دن اوس عالم
پر ہوگا کہ جسکو علم سے فائدہ نہ پہنچے اور وہ جناب رسالت مآب صلعم کے
اس دعا[5] سے عبرت انگیز سے بھی ناواقف ہی جو آپ اکثر بارگاہ قدس مین
کیا کرتے تھے کہ اے پروردگار پناہ چاہتا ہون مین ایسے علم سے جو نفع بخش نہو

---

[5] اصل دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

اور اوس دل سے کہ جسمین تیر اثر نہو۔ اور ایسے عمل سے کہ جو مدارج عالی
پر نہ پہنچائے۔ اور اوس دعا سے جو مقبول نہو۔ اور نیز فرماتے ہین کہ
مین نے معراج کی شب ایک ایسی جماعت دیکھی کہ جنکے ہونٹ مقراض نار
جہنم سے کٹے ہوے تھے مین نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو تو اونہون نے
کہا کہ ہم وہ لوگ ہین جو دوسرون کو نیکی کی ہدایت کرتے رہے مگر خود اوس سے
غافل تھے۔ اور رونکو شر سے پرہیز کرنیکا حکم کرتے تھے حالانکہ ہم خود اوس
مین مبتلا تھے۔ جبکہ علما کی بوجہہ ترک عمل ایسی درد انگیز حالت ہی تو جہلا
کا خدا ہی حافظ ہی۔ پس انسانکو مواخذہ الہی سے بچنے کے لئے جو کچھ حفاظت
کرنی ہی وہ ظاہر ہی۔ یہانتک تو حصول علم کی ضرورت کا ذکر تھا۔ اب
مقاصد علم کا حال سُنئے کہ بعض تو صرف حصول رضاے الٰہی اور مراتب
اخروی کے لحاظ سے تحصیل علم کرتے ہین جنکا شمار زمرہٗ فائزین مین ہی
اور بعضون کو دنیوی وجاہت وجاہ کا خیال حصول علم کے طرف مائل کرتا ہی
تاکہ وہ اپنی زندگی کو عمدہ حالت مین بسر کرین جب ایسی نیت ہو جاتی
ہی تو ایک قسم کی رکاکت اور خست مقصود سے متعلق ہو جاتی ہی جس سے
ایسے گروہ کی حالت خطرناک ہو جاتی ہی۔ کیونکہ اگر قبل توبہ کے اجل نے

تعجیل کی تو سوء خاتمہ کا خوف ہی اور ان لوگون کے لئے یہہ بات بھی مشیت
ایزدی سے متعلق ہی کہ فائز بہ توبہ ہون۔ اور اعمال نیک کے اختیار
کرنے سے تلافی مافات ہو جاوے اور بمصداق اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ
کَمَنْ لَاذَنْبَ لَہٗ وہ بھی فائزین مین محسوب ہو جائین۔ تیسرے درجہ
مین وہ لوگ ہین کہ جنہون نے ظاہر و باطن مین بالکل اغراض نفسانی کی پابندی
کی ہی اور علم کو محض ذریعہ حصول وجاہت اور تفاخر دنیوی کا خیال کیا ہی
اور باوجود اسکے جو علماء کی ہیئت اور لباس اور گفتگو مین اونکے رسوم
اختیار کئے ہوے ہین تو یہہ سمجھتے ہین کہ بارگاہ اقدس مین بھی مرتبت
حاصل ہی۔ درحقیقت یہہ لوگ ہالکین سے ہین اس لئے کہ اونکا یہہ خیال
ابلہانہ کہ ہم فائزین سے ہین اونکو توبہ کرنے سے بھی محروم رکھتا ہی
اور وہ اس آیہ کریمہ سے بھی غافل ہین کہ یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان والو ایسی باتین کیون کرتے ہو کہ جسپر
تمہارا عمل نہین ہی اور انہین لوگون کے مناسب حال جناب رسالتمآب صلعم
ارشاد فرماتے ہین اَنَا مِنْ غَیْرِ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ فَقِیْلَ وَمَا هُوَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عُلَمَاءُ السُّوْءِ یعنے مجھے دجال کے سوا بھی

اور لوگون سے تمکو مضرت پہنچنے کا زیادہ تر خوف ہی تو صحابہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ دجال کے سوا اور کس سے مضرت کا
اندیشہ ہی تو آپ نے فرمایا کہ عالمان بے عمل سے یعنے وہ جو صرف
براے نام عالم کہلاتے ہین جنکا علم زبان ہی پر ہی اور دل نور علم
سے منور نہین ہی یہہ بھی منافقین مین سے ہین جنہون نے علم کو
محض حرفہ کے طور پر حاصل کیا ہی اونکی غرض فقط دنیا حاصل کرنا ہی
کیونکہ دجال کا کام تو صرف گمراہ کرنا ہی اور یہہ علما گو زبان سے دنیا
کے بُرائیان سنا کر لوگون کے دل کو اوس سے پھراتے ہین مگر
زبان حال و اعمال سے اوسمین پھسنے کی ترغیب دلاتے ہین۔
اور یہہ ظاہر ہی کہ بہ نسبت اقوال کے افعال کو طبعیت مین زیادہ تر
اثر ہی۔ خاص کر جہال کو امور دنیا کے جانب جو میلان ہو جاتا ہی
وہ ایسے ہی علما کے جرات دلانے سے ہی۔ پس باوجود اسکے
کہ انکا علم باعث گمراہی عوام الناس ہی کبھی تو یہہ حصول جنت کی تمنا
مین مبتلا ہین۔ اور کبھی جمع مال کی آرزو انکی دامنگیر ہی۔ اور کبھی
بلحاظ علمیت اس خبط مین بھی مبتلا ہین کہ ہم اکثر بندگان خدا سے

مشخص و ممتاز ہین- لہذا انسان کو چاہیئے کہ حتی الامکان فریق ثانی (مخاطرین) سے پرحذر رہے - کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ توبہ کرنے مین جلدی نہین کرتے اور تعجیل اجل کیوجہ سے اپنی عاقبت بگاڑ لیتے ہین اور فریق ثالث (ہالکین) مین ہو جانے سے تو بہت ہی احتراز کرنا لازم ہی کیونکہ اس سے سواے ہلاکت کے مطلقاً نجات کی توقع ہی نہین ہی- بہرحال اب ہم اصل مقصود کے طرف رجوع کرتے ہین یعنے بیان کرتے ہین کہ ہدایت ہدایت کیا ہی تا کہ ہر شخص اوسکو سمجھے اور اوسکا تجربہ کرے- ہدایت ہدایۃ ظاہری تقوی ہی اور نہایت ہدایۃ باطنی تقوی- بہرحال سرمایۂ نجات انسان تقوی ہی- اور جو لوگ صفت تقوی سے متصف ہین وہی فایزین سے ہین- تقوی امتثال اوامر الٰہی اور اجتناب مناہی کو کہتے ہین پس امتثال و اجتناب کو ظاہری تقوی سے جہانتک تعلق ہی لیئے اداب طاعات اور اداب ترک معاصی اسکا ذکر بطور اختصار کے کیا جاتا ہی اور اسکے ساتھہ ہی اداب صحبت کا ذکر بھی مناسب ہی تا کہ یہہ کتاب جملہ مطالب ضروری کی جامع ہو جاوے-

# قسم اوّل آداب طاعات

اوامر الٰہی کے دو قسم ہین فرائض اور نوافل فرائض بمنزلہ راس المال اور اصل تجارۃ کے ہی اور اسیکے ذریعہ سے انسان مہلکات سے نجات پاسکتا ہی اور نفل قائم مقام نفع کے ہی اور وہی مدارج اعلیٰ پر پہونچنے کا ذریعہ ہی چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا حضرت رسالت مآب فرماتے ہین کہ جناب باری عظم شانہٗ سے یہہ ارشاد ہوا ہی کہ مقربین بارگاہ قدس نے میرا تقرب اون احکام کے ادا کرنے سے بہتر حاصل کیا ہی جو اونپر فرض کردئے گئے ہین بلکہ ہمیشہ بندہ کا تقرب ادای نوافل سے زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون اور جب مین اوسکو دوست رکہتا ہون تو مین خود اوسکے کان ہوجاتا ہون کہ جسکے ذریعہ سے وہ سنتا ہی اور اوسکے آنکہہ ہوجاتا ہون

جسکے ذریعہ سے وہ دیکھتا ہی۔ اوسکی زبان ہنجاتا ہون جس سے وہ گفتگو کرتا ہی اوسکا ہاتھہ ہوجاتا ہون جس سے وہ کسی چیز کو پکڑتا ہی اور اوس کے پیر ہنجاتا ہون جس کے وسیلہ سے وہ چلتا پہرتا ہی اس درجہ تقرب کے حاصل کرنے کیلئے یہہ بھی شرط ہی کہ قلب وجوارح سے اوامر الٰہی کے حفظان کی پابندی ازصبح تاشام رہے کیونکہ خداوند عالم ظاہر و باطن کے حالات سے واقف ہی تمامی خطرات اور حرکات وسکنات پر اوسکا علم محیط ہی حالات خلوت وجلوت سب اوسپر کہلے ہوے ہین ہر ذرہ کے سکون وحرکت پر وہ مطلع ہی خیانت چشم اور مخفیات صدور کو وہ جانتا ہی کوئی بہید اوسپر پوشیدہ نہین ہی لہذا چاہئے کہ اجتناب معاصی اور حصول اداب طاعات مین کوشش لگی رہے جو ذریعہ حصول تقرب بارگاہ ایزدی کا ہی لیکن اسبات کا حاصل کرنا بغیر تقسیم اوقات اور دوام ورد وظایف کے محال ہی یعنے وقت بیداری سے وقت استراحت تک اوامر الٰہی کا پابند رہنا لازمی ہی۔

## آداب استیقاظ یعنی بیداری

علے الصباح سوکے اوٹھنے کی عادت کرنی چاہئے اور پہلی جو

چیز دل میں خطور کرے یا زبان سے نکلے وہ اپنے پروردگار کا ذکر ہو اس لئے یہہ دعا پڑہا کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعَظَمَةُ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰهِ وَالْعِزَّةُ وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ اَنْ تَبْعَثَنَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی كُلِّ خَیْرٍ وَنَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَجْتَرِحَ فِیْهِ سُوْءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ اَوْ یَجُرَّهٗ اَحَدٌ اِلَیْنَا نَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا فِیْهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا فِیْهِ لباس پہننے کے وقت بھی خدا کے احکام کا یعنے ستر عورت کا خیال رہے کیونکہ جو لباس لوگوں کے دکہلانیکی غرض سے پہنا جاتا ہی وہ خسر انکا باعث ہو

## آداب دخول بیت الخلا

بیت الخلا میں داخل ہونے کے وقت بایاں پاؤں پہلے رکہے اور

واپسی کے وقت سیدھا پاؤن - برہنہ سر ننگے پاؤن بیت الخلا مین
نجانا چاہیئے اور ساتھہ کوئی ایسی چیز نہونی چاہیئے کہ جسپر خدا یا
اوسکے رسول کا نام لکھا ہوا ہو بیت الخلا مین جاتیکے وقت یہہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللہِ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ اور واپس نکلنے کے وقت پڑھے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَبْقٰی فِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ قضاے حاجت
کے وقت کلوخ موجود رکھے قضاے حاجت کے جگہہ پانی سے
استنجا نکرے اور پیشاب کے بعد کھنکارے اور تین دفعہ عضو تناسل
کو سونت دے اور اوسکے نیچے بایان ہاتھہ پہیرے کہ جس سے
قطرات باقیماندہ خارج ہو جائین اگر جنگل مین قضاے حاجت
کی ضرورت ہو تو ایسی جگہہ اختیار کرے کہ لوگون کی آمد و رفت
نہو اور اگر ایسا ممکن نہو تو کسی چیز کی آڑ کرلے قضاے حاجت کو
بیٹھنے سے پہلے برہنہ نہو چاند اور سورج کے محاذی نہ بیٹھے قبلہ
کے جانب رو و پشت نکرے مجمع سے پرہیز کرے آب غیر جاری
مین پیشاب نکرے ثمردار درختون کے نیچے نہ بیٹھے نہر اور سخت

زمین اور ہوا کے رخ پر پیشاب نکرے کہ چھینٹین نہ اوڑین اسیکے
متعلق یہہ حدیث وارد ہی کہ اِنَّ عَامَّۃَ عَذَابُ الْقَبْرِ مِنْہُ اور
جب قضاے حاجت کے لئے بیٹھے تو بائین پیر کے جانب ذرا
جھکا رہے کھڑے ہو کر پیشاب نکرے مگر بضرورت استنجا
پہلے کلوخ سے اور پھر پانی سے افضل ہے اگر اقتصار
مقصود ہو تو صرف پانی پر کفایت کرے۔ اگر کلوخ پر
اقتصار مقصود ہو تو تین پتھر پاک ہون بول اور
نجاست کو اس ترکیب سے پاک کرے کہ نجاست
منتقل نہو قضیب کو بڑے پتھر پر تین مختلف جگہہ چھوانے سے بھی
طہارت حاصل ہوتی ہی اگر تین پتھر کافی نہو تو پانچ سات یا طاق عدد
جو کچھ ہو لے سکتے ہین کیونکہ عدد طاق مستحب ہی استنجا بائین ہاتھہ سے
کرین اور بعد طہارت کے اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ
فَرْجِیْ مِنَ الْفَوَاحِشِ بعد طہارت کے ہاتھہ کو زمین یا دیوار پر رگڑ کر پانی سے دہولے جائے

## اداب وضو

قبل از وضو مسواک کرین کہ منہہ پاک ہوتا ہی یہہ فعل پسندیدہ خدا ہی شیطان

اوس سے بہاگ جاتا ہی ایک وقت مسواک کے ساتھ نماز ادا کرنا
بلا مسواک کے ستر نماز سے افضل ہی چنانچہ ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَشُقَّ عَلٰی
اُمَّتِی لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ فِی کُلِّ صَلٰوۃٍ جناب رسالت مآب فرماتے ہین
کہ اگر دشوار نہوتا میری امت پر تو حکم کرتا مین کہ ہر نماز کیلئے مسواک کرین
وَعَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُکْتَبَ
عَلَیَّ اور نیز ارشاد ہوتا ہی کہ مجھے خداوند عالم کا حکم خاص کر مسواک کے بارہ
مین اس تاکید کے ساتھ ہوا ہی کہ مجھکو خوف تھا کہ کہین فرض نہ ہو جاوے
وضو کے وقت قبلہ کے طرف متوجہ ہو کر بلند جگہ بیٹھے تاکہ چھینٹین نہ اوڑین
ہاتھ دہونے کے قبل اس دعا کو پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ
وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ پہر ہاتہہ تین مرتبہ دہووے اور کہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ الْیُمْنَ وَالْبَرَکَۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْھَلَکَۃِ
رفع حدث یا استباحت صلوۃ کی نیت کرے مگر نیت منہہ دہونے کے
قبل کرنی چاہئے پہر تین مرتبہ مضمضہ کرے پانی راس حلقوم تک پہنچایا جاوے
بشرطیکہ روزہ دار نہو کیونکہ روزہ کی حالت مین اسقدر مبالغہ سے قطرہ

کا خوف ہو اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ

لَكَ وَثَبِّتْنِي بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اور پہر تین مرتبہ

ناک مین پانی لیوے اور جو کچہہ رطوبت ناک مین ہو اوسکو پاک کرے اور جب

ناک مین پانی لیوے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

وَاَنْتَ عَنِّي رَاضٍ اور جب بینی پاک کرے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ

اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَسُوْءِ الدَّارِ پہر اسطرح منہہ کو پیشانی

سے ٹہوڑی تک طول مین اور عرض مین ایک کان سے دوسری کان تک

دہونا چاہیے تاکہ جہان کہین چہرہ پر بال ہون جیسے ابرو وغیرہ خوب تر

ہوجاوین۔ اور عورات کو پیشانی کی ابتدا مانگ کے قریب سے خیال کرنا چاہیے

اگر ریش کم ہو تو بالون کے تہ مین پانی پہونچانا واجب ہی گنجان ہو تو

انگلیون سے خلال کیا جاوے منہہ دہونے کے وقت یہہ دعا پڑہے

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي بِنُوْرِكَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِيَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ

وَجْهِي بِظُلُمَاتِكَ يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَعْدَائِكَ پہر دونون ہاتہہ بعادت

معروف کہنی تک دہووین بہ ترتیب یعنی پہلے دہنا اور پہر بایان اور

دہنا ہاتہہ دہونے کیوقت یہہ دعا پڑہے۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِيْنِي

وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا بایان ہاتہہ دہونے کے وقت یہہ پڑہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ یا شمالی کے جگہہ
وَرَآءَ ظَھْرِیْ پڑہے پہر مسح سر بالاستیعاب بطریق معلوم کرے اور اوسوقت
یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَاَظِلَّنِیْ
تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ
عَلَی النَّارِ پہر تازہ پانی لیکر کانون کا مسح کرے بایںطور کہ اندر اور باہر
سب تر ہوجاے اور انگشت ہای شہادت سے کانون کے اندر مسح کرے
بیرونی جہت کا مسح سر انگشت سے کیا جاوے اور اسوقت یہہ پڑہے
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ وَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اَللّٰھُمَّ
اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ پہر گردن کا مسح بطریق
معمول کیا جاوے اور اوسوقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ پہر دونون پانون ٹخنون تک دہووے
اور انگلیون کا خلال بایںطور کرے کہ پہلے بائین ہاتہہ کے چہوٹی انگلی سے
سیدہے پانون کے انگلیون مین خلال کرے مگر ابتدا سیدہے پانون
کے چہوٹی انگلی سے کیجاوے اور پہر علی الترتیب خلال کرتے ہوے

۵۴ ایخدا مجہکو دوزخ سے بچا۔ اور پناہ مانگتا ہون مین طوق و زنجیر سے ۱۲

بائین پانون کے خنصر پر ختم کرے۔ انگشت خلال کو نیچے کے طرف سے انگلیون کے بیچ مین پہونچاوے سیدھا پانون دہونے کے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ مَعْ اَقْدَامِ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ بایان پانون دہوتے وقت یہہ پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ فِی النَّارِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُشْرِكِیْنَ پانون کے دہونے مین احتیاط یہہ ہے کہ نصف ساق تک ہو۔ بہرحال ہر ہر عضو پر تین تین مرتبہ پانی پہنچایا جاوے۔ اور جب وضو سے فراغت ہو تو آسمان کیطرف متوجہہ ہو کر یہہ دعا پڑہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ۔ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَاغْفِرْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ اَذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّاُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا۔ وضو مین ان دعاؤن کے پڑہنے سے کل خطیات

متعلقہ اعضا معاف ہوجاتے ہین وضو پر مہر ہوجاتی ہی۔ اور عرش کے
نیچے جگہہ پہونچاتی ہی کہ ہمیشہ وہ تسبیح و تقدیس مین مصروف رہے لیسے
وضو کا ثواب قیامت تک لکہا جاتا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جو شخص
وضو کیوقت ادعیہ مذکورہ پڑہے اوسکا تمام جسم پاک ہوجاتا ہے ورنہ
صرف اوسیقدر پاک ہوگا جہان پانی پہونچا ہو۔ **فرایض وضو** ہہین
منہہ اور ہاتون کو کہنیون تک دہونا۔ مسح سر کرنا۔ پانون ٹخنون تک دہونا
نیت۔ ترتیب وضو مین سات چیزون سے احتراز چاہیے (۱) ہاتہون
کو نہ جہٹکا مین کہ پانی دور ہوجاوے۔ (۲) منہہ دہونے اور مسح سر
کیلئے تھوڑا تھوڑا پانی لیکر نہ کہیلتے رہین۔ بلکہ ایک بار دونون ہاتھ
سے پانی لیکر منہہ بہی دہوے اور مسح بہی کرے (۳) وضو کے
وقت گفتگو نہ کرے (۴) کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ
نہ دہویا جاوے (۵) حاجت سے زیادہ پانی صرف نکرے۔ اکثر بوجہ
وسواس ایسا کیا جاتا ہی مگر اوس سے احتراز لازم ہی کہ اہل وسواس کا
شیطان مضحکہ کرتا ہی۔ اور اس مضحکہ کنندہ شیطان کا نام ولہان ہی

٭ بیس نون فرشتے ہین ہر ایک کا نام اور عمل حسب ذیل ہی (صفحہ ۲۱ دیکہو)

(۶) جو پانی کہ تابش آفتاب سے گرم ہوا وس سے وضو نہ کرے (۷) کالشمہ کے ظرف سے بھی وضو نکرے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) ا۔ **خنزب** وسوسہ انداز نماز

۲ **ولھان** مخل طہارۃ

۳ **زلبنور** زا مفتوح اور لام مشددہ سے۔ بیچ و شرا مین برائی پیدا کرنے والا جیسے یا عین کا جھوٹی قسم کہانا کیل و میزان کا تفرقہ وغیرہ ان سب ابواب کا یہی محرک ہے۔

۴۔ **اعور** ترغیب دہندۂ زنا۔

۵ **وسنان** بواو مفتوح و سین مہملہ ساکنہ۔ نیند کا غلبہ اور نماز مین سستی اوسکی ترغیب سے ہے۔

۶ **ثبر ھوفیہ** دہندہ مصیبتون اور لڑائیون مین مبتلا کرنے والا شیطان۔

۷ **داسم** بدال و سین مہملتین۔ زن و شوہر مین جھگڑا ڈالنے والا۔

۸ **مطو** میم مفتوح اور طا مہملہ سے۔ محرک کذب۔

۹ **ابیض** یہ انبیا اور اولیا کے خدمت مین رہتا ہے۔ انبیا اس سے محفوظ ہین اولیا اس سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہین۔ اگر اللہ نے بچایا تو خیر ورنہ وہ بھی آفت مین مبتلا ہو جاسکتے ہین۔

# آداب غسل

اگر احتلام وجماع سے آدمی مجنب ہو تو غسل کرے آداب غسل یہہ ہین۔ پہلے دونون ہاتہہ کو تین بار دہو ڈالے۔ نجاست بدن سے دور کرے اور وضو کرے مگر پانون نہانے کے بعد دہوے۔ اسوجہ سے کہ (پانون دہوکر پہر اوسکا زمین پر رکہنا) پانی کا ضایع کرنا ہی۔ جب وضو سے فراغت ہو سر پر تین بار پانی ڈالے اور رفع حدث خباثت کی نیت کیا ہوا ہو پہر سیدہے مونڈہے پر تین بار۔ اور بائین مونڈہے پر بہی تین بار۔ اور بدن آگے اور پیچہے سے تین تین بار ملے۔ اور سر اور داڑہی کے بالون مین خلال کرے اور بدن کے سلوٹون مین اور بالون کی جڑون مین عام اس سے کہ وہ گہنے ہون یا تہوڑے پانی پہونچا دے۔ وضو کے بعد اپنے ذکر کو چہونے سے احتراز کرے کیونکہ اس سے وضو کا اعادہ لازم ہوتا ہی۔ فرایض غسل یہہ ہین نیت۔ ازالۂ نجاست۔ کامل جسم کا تر کرنا۔

# آداب تیمم

اگر پانی دہونڈنے سے بہی میسر نہ آوے یا بیماری یا درندہ جانور یا جسکا ڈر ہو یا پانی اسقدر ہو کہ صرف تشنگی کے لئے کافی ہو (تشنگی خود کو یا کسی رفیق کو)

یا پانی بہ قیمت معمولی نہ ملے یا ایسا زخم ہو کہ پانی کے استعمال سے فساد عضو کا خوف ہو۔ تو ان سب صورتون مین اوسوقت تیمم جائز ہے۔ جسوقت کہ فرض نماز کا وقت آئے۔ تیمم کیلئے چاہئے کہ ایسی زمین دیکھے جسپر پاک اور خالص و نرم مٹی ہو اور اوسپر اپنے دونو ہاتھون کے انگلیان جوڑ کر ہتہڑ مارے اور فرض نماز مباح ہونے کی نیت کرلے۔ اور اونکو اپنے تمام چہرہ پر پھیرا دے۔ غبار کو بالون کے نیچے پہونچانے مین خواہ وہ تھوڑے ہون یا بہت دقت نہ اوٹھاوے۔ پھر انگلی مین اگر انگوٹھی ہو تو نکالدے اور انگلیان کھلی رکھکر دوسری ضرب مارے اور ہاتھ کا مسح کہنی تک کرے اگر ایک ضرب کافی نہو تو دوسری ضرب مارے تاکہ کامل مسح ہوجاوے پھر ایک ہتیلی کو دوسری ہتیلی سے ملے اور انگلیون کے درمیان خلال کرے ایک تیمم سے ایکوقت کی فرض نماز اور نوافل جتنے چاہین پڑھ سکتے ہین دوسری فرض نماز کے لئے جدید تیمم چاہئے۔

## آداب روانگی مسجد

جب طہارت سے فارغ ہوچکے اگر صبح ہوگئی ہو تو صبح کے دو رکعت نماز سنت مکان مین پڑھ لے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے

پہر مسجد کو جاوے جماعت کو ترک نکرے خصوصاً نماز صبح مین کیونکہ تنہا
نماز سے جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہی مسجد کو جاسے تو جلد جلد
نہ چلے وقار اور آہستگی کے ساتھہ جاے اور راستہ مین یہہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ الرَّاغِبِیْنَ اِلَیْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا اِلَیْكَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً بَلْ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

## آداب دخول مسجد

مسجد مین داخل ہونے کے وقت سیدھا پانون بڑہاوے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ مسجد مین بیع و شرا منع ہی اور گم شدہ چیز کی تلاش بہی۔ اگر کوئی ان باتون مین مشغول ہو تو کہے خدا تمہارے معاملہ مین برکت دیوے اور نہ تمہاری گم شدہ چیز تمہین ملے حدیث مین یون وارد ہی کیونکہ مسجد عبادت کیلیے

ہو نہ ایسے ابواب کے لئے مسجد مین داخل ہونے کے بعد بغیر دو رکعت
مستحب پڑہنے کے نہ بیٹھے اگر طہارت نہو یا تحیۃ مسجد کے پڑھنے کا
ارادہ نہو تو تین مرتبہ دعاء باقیات الصالحات یعنے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (اور بعض اسکے بعد وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی زیادہ کرتے ہین) پڑہے اور بعض کہتے ہین
کہ چار بار اور بعضون کا قول ہی کہ بے وضو تین بار پڑہے اور وضو
ہو تو صرف ایکبار اور اگر سنت دو رکعتین گھر پر نہ پڑہی ہون تو اونہین
دو رکعتون کا پڑھ لینا تحیۃ المسجد کے لئے بھی کافی ہے جب یہہ دو رکعت
پڑھ لے تو پھر اعتکاف کی نیت کرے اور یہہ دعا جو جناب رسالتمآب صلعم
پڑہا کرتے تھے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رَحْمَۃً مِنْ عِنْدِکَ
تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا شَمْلِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ وَتَرُدُّ بِھَا
اُلْفَتِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا دِیْنِیْ وَتَحْفَظُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ
وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتُبَیِّضُ بِھَا وَجْھِیْ وَتُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ
وَتَقْضِیْ لِیْ بِھَا حَاجَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ۔ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا خَالِصًا دَائِمًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا

حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَيَّ وَرَضِّنِيْ
بِمَا قَسَمْتَهٗ لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا صَادِقًا وَّيَقِيْنًا
لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّاَسْاَلُكَ رَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ـ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ
عِنْدَ اللِّقَاءِ وَالصَّبْرَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ
وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَمُرَافَقَةَ
الْاَنْبِيَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ ضَعُفَ
رَاْيِيْ وَقَصُرَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ
يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ
الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ ـ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ
رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَاُمْنِيَّتِيْ
مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ
مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ
وَاَسْاَلُكَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ

مهتدين غير ضالين ولا مضلين حربا لاعدائك
سلما لاوليائك نحب بحبك الناس ونعادي
بعداوتك من خالفك من خلقك اللهم هذا الدعاء
وعليك الاجابة وهذا الجهد وعليك التكلان
وانا لله وانا اليه الراجعون ولا حول ولا قوة
الا بالله العلي العظيم۔ اللهم ذا الحبل الشديد
والامر الرشيد اسألك الامن يوم الوعيد
والجنة يوم الخلود مع المقربين الشهود الركع
السجود الموفين لك بالعهود انك رحيم
ودود انت تفعل ما تريد سبحان من تعطف
بالعز وقال به سبحان من لبس المجد وتكرم
به سبحان من لا ينبغي التسبيح الا له سبحان ذي الفضل
والنعم سبحان ذي القدرة والكرم سبحان الذي
احصى كل شيء بعلمه۔ اللهم اجعل لي نورا في قلبي ونورا
في قبري ونورا في سمعي ونورا في بصري ونورا في شعري

وَنُوراً فِی بَشَرِی وَنُوراً فِی لَحْمِی وَنُوراً فِی دَمِی وَنُوراً فِی عِظَامِی
وَنُوراً مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوراً مِنْ خَلْفِی وَنُوراً عَنْ شِمَالِی وَنُوراً
مِنْ فَوْقِی وَنُوراً مِنْ تَحْتِی اَللّٰهُمَّ زِدْنِی نُوراً وَاَعْطِنِی نُوراً
وَاجْعَلْ لِی نُوراً بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد فرض
نماز کے پڑھنے تک ذکر اور تسبیح اور قرأت مین مشغول رہے اس اثنا
مین جب مؤذن اذان شروع کرے تو اوسکا جواب دے یعنے
اگر وہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے تو آپ بھی اللہ اکبر کہے اسی طرح ہر ایک کلمہ
مگر حیعلتین مین یعنے جب وہ کہے حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح تو
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے اور بجواب اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ
الشَّاهِدِیْنَ کہے قامت مین بھی اسیطرح کہنا چاہیے مگر قد قامت
الصلوۃ کے جواب مین اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوَاتُ
وَالْاَرْضُ کہے اور جب جوابات مؤذن سے فراغت ہو تو یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِنْدَ حُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ وَاَصْوَاتِ
دُعَائِكَ وَاِدْبَارِ لَیْلِكَ وَاِقْبَالِ نَهَارِكَ اَنْ تُوْتِیَ مُحَمَّدَ

ن الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثه المقام
المحمود الذي وعدته انك لا تخلف الميعاد يا ارحم
الراحمين۔ اگر حالت نماز میں اذان کی آواز آوے تو پہلے نماز
تمام کرے اور پھر اداے جواب کے طرف مشغول ہو۔ اگر نماز باجماعت
ہو تو بعد تکبیر تحریمہ امام کے مشغول باقتدا ہو اور بعد اتمام نماز کے یہ دعا
پڑھے۔ اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم اللهم
انت السلام ومنك السلام واليك يعود السلام فحينا
ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تباركت يا ذا الجلال
والاكرام سبحان ربي العلي الاعلى الوهاب
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل
شيء قدير لا اله الا الله اهل النعمة والفضل والثناء
الحسن لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين
ولو كره الكافرون۔ بعد اسکے دعای جامع الکلم یعنے
وہ دعا پڑھے جو جناب رسالت مآب صلعم نے حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی جو یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ
مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ
اَعْلَمْ وَاَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا یُقَرِّبُ اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَّنِیَّۃٍ
وَّاعْتِقَادٍ وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ
مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ وَمَا
قَضَیْتَ عَلَیَّ مِنْ اَمْرٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا ۔ اس کے بعد وہ
دعا پڑھے جس کے پڑھنے کی وصیت جناب رسالت مآب صلعم نے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کی تھی یعنے ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِکَ
اَسْتَجِیْرُ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ طَرْفَۃَ
عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ بِمَا اَصْلَحْتَ بِہِ الصَّالِحِیْنَ پھر دعاے
عیسے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھے یعنے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ

الامر بیدک لا بید غیرک واصبحت مرتهنا بعملی فلا فقیر
افقر منی الیک ولا غنی اغنی منک عنی اللهم لا تشمت
بی عدوی ولا تسوء بی صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی و
لا تجعل الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی ولا تسلط
علی بذنبی من لا یرحمنی۔ اس کے بعد دعوات مشہورہ سے
جو میسر ہو پڑہے بہرحال نماز صبح پڑہنے کے بعد طلوع آفتاب تک
اوقات چار کامون کے لئے منقسم ہون اس ترتیب سے۔
وظیفہ دعوات۔ وظیفہ [2] اذکار و تسبیحات۔ وظیفہ [3] قرات قرآن
وظیفہ [4] تفکر۔ وظیفہ تفکر مین جن باتون کا خیال ضرور رہے وہ
یہ ہین۔ [1] ذنوب۔ [2] خطیات۔ [3] قصور عبادت۔ [4] خوف عذاب
[5] تضیع اوقات۔ تدارک مافات۔ تاکہ کوی برائی سرزد نہو۔ طاعات
ممکنہ کے ادا کرنے کا خیال رہے۔ اور اوس مین بہی افضلیت
کا لحاظ ہو۔ اور نیز قرب اجل اور امیدون کو کاٹنے والی موت
کو نہ بہولے۔ یہہ بہی پیش نظر رہے کہ قریب ترسب اختیارات
سلب ہو جائینگے۔ طول امید سے سواے حسرت و ندامت کے

کچھ حاصل نہوگا۔ اذکار وتسبیحات بین ادعیہ مابعد کا ورد چاہیے

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔

(۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

(۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

(۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

(۷) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ۔

(۸) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ۔

۱۰ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ہر ایک دعا کو سو مرتبہ یا ستر یا اقل مرتبہ دس بار پڑہے قبل طلوع آفتاب کے سکوت اولی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ان اذکار کا ورد آٹھ بردے (اولاد اسمعیل علیہ السلام سے) آزاد کرنے سے افضل ہی۔

## ذکر اون آداب کا جو طلوع آفتاب سے زوال تک لازمی ہین

بعد طلوع کے جبکہ آفتاب بقدر یک نیزہ کے بلند ہو تو دو رکعت نماز پڑہین۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ کراہت کا وقت زایل ہو جاوے۔ کیونکہ فرض نماز صبح کے متصل کسی اور قسم کی نماز پڑہنا مکروہ ہی۔ جب آفتاب بلند ہو اور چوتہائی دن نکل آوے تو نماز ضحی پڑہے۔ چار یا چھ۔ یا آٹھ رکعت مگر دوگانہ دوگانہ ادا کرے۔ بہر کیف چونکہ نماز عمل نیک ہی اسمین کمی و زیادتی اپنی اپنی ہمت اور مرضی پر موقوف ہی۔ طلوع آفتاب سے زوال تک سواے نماز مذکورہ کے اور کوی نماز نہین ہے ان سب عبادتون کے بعد جو وقت بچ رہے اوسکی تقسیم حسب تفصیل ذیل چاہیے

طرح ہونی چاہیئے۔

یا تو وہ وقت طلب علم دین مین صرف ہو کہ بیکار وقت کا ضایع کرنا محض فضول ہے۔ علم دین وہی ہے کہ جس سے خدا کا خوف زاید ہو۔ اور عیوب ذاتی پر اطلاع ہو۔ خداوند عالم کی عبادت کی خواہش پیدا ہو۔ دنیا کی رغبت گھٹے آخرت کا لگاؤ بڑہے۔ کردار بد سے ڈرتا رہے۔ مکر و کید شیطان سے خایف ہو کیونکہ اسکا مکر ان علما کو خدا کے غضب مین مبتلا کر دیتا ہے کہ جنکا ظاہر و باطن یکسان نہین ہے۔ اور جو محض گندم نما اور جو فروش ہین یعنے وہ جو دنیا کے مقابلہ مین دین کی کچھ بھی حقیقت نہین سمجھتے بلکہ علم کو ایک عمدہ ذریعہ حصول اموال سلاطین اور اوقاف یتامیٰ و مساکین کا خیال کرتے ہین اور اپنے تمام اوقات عزیز کو طلب جاہ و مباہات دنیوی یا فضول مجادلہ اور مناقشہ مین صرف کر دیتے ہین جو وقت کہ تعلیم سے بچ رہے وہ کتب فقہ کے مطالعہ مین صرف کرنے چاہیئے کیونکہ اس سے عبادات اور خصومات خلق کے جانچ کا ایک عمدہ ذریعہ حاصل ہو سکتا ہی۔ اور ایسے عجیب و غریب مسائل معلوم ہوتے ہین کہ جو انسانی معاشرت کے لئے بہت ہی کارآمد ہین یہی علم حق و باطل کے

امتیاز کا معیار ہے اور انصاف کا ترازو مگر اس علم کا حصول بھی بعد فراغ اون علوم کے ہی جو منجملہ فرض کفایہ ہین جیسے علم طب وغیرہ۔

**فائدہ** اوراد و اذکار مذکورہ بالا کے تو عمل مین اگر کسیقدر طبیعت پر بوجہ معلوم ہو اور رغبت کم پای جاسے تو سمجہہ لو کہ شیطان کا دخل دل مین ہو گیا۔ اور ہلاکت کا وقت آگیا پس اوس سے ضرور بچو کیونکہ شیطان جب ایسی غفلت مین انسان کو مبتلا دیکھتا ہے تو پھر خود ہی اوس کے حال پر ہنسا کرتا ہے۔ برخلاف اسکے اگر تحصیل علوم نافعہ مین دلچسپی ہو کسل و کہالت عاید حال نہو نیت بھی محض خیر ہو یعنے یہ کہ اعمال و اقوال سے احیاسے احکام دین کی کوشش کیجائیگی تو یہہ ہر قسم کے نوافل عبادات سے افضل ہے اگر نیت مین فتور ہو۔ اور تحصیل علم حصول غرور کا ذریعہ ہو جاوے جیساکہ اکثر جہال مین یہہ صفت پائی جاتی ہے تو ایسا علم باعث مزلت اقدام ہے۔

۲ اگر تحصیل علم نافع کی قدرت نہو اور ذکر و تسبیح و قرأت قرآن اور نماز مین مشغول ہو تو یہ درجہ بھی عابدین کا اور سیرت صالحین کی ہی کہ اس سے بھی نجات پا سکتا ہے۔

۳ اگر اس سے بھی فرصت ہو تو اون ابواب کے طرف متوجہ ہونی چاہیئے کہ جس سے عامہ مومنین کو فائدہ اور مسرت پہونچے اور اعمال صالحین مین تائید ہو۔ جیسے فقہا اور صوفیاے کرام کے خدمت۔ بیمار پرسی۔ تیمار داری۔ مسکینون کا کہلانا۔ مشایعت جنازہ کہ ایسے کام اداے نوافل سے افضل ہین۔

۴ اگر اشتغال امور متذکرہ بالا کی توفیق نہو تو اپنے اہل و عیال کے نفقہ کے حصول کی ہی کوشش کرے کہ وہ بھی عبادت ہے اور تا بہ امکان مسلمانون کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جاے کہ یہ اصحاب یمین کا درجہ ہے اور اقل مدارج دین سے ہی۔ اب اون ابواب کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے کہ جس سے احتراز واجب ہی کہ وہ شیطان کے مرغوب الیہ ہین العیاذ باللہ۔ ایسے افعال کا ارتکاب کہ جس سے دین کی بربادی ہو۔ مخلوق کو ایذا پہونچانا کہ یہ ہالکین کی صفت ہے اور بدترین اعمال سے ہی۔ بہرکیف بلحاظ مدارج امور دینی کے انسان کی حالت تین قسم پر ہے۔

۱ سالم وہ جو صرف اداے فرایض اور ترک معاصی پر اکتفا کرے

۲ راجح - کہ جو اداے نوافل پر بھی قادر ہو-

۳ خاسر - وہ جو اداے امور مذکورہ بالا سے مقصر ہو-

پس انسان کو چاہیے کہ حتی الامکان راجح ہونیکی کوشش کرے - بالفرض اگر اوس درجہ پر نہ پہونچے تو سالم تو ہو - لیکن معاذ اللہ خاسر نہو جاے - اور نیز بمقابلہ سایر عباد کے انسان کی حالت تین قسم پر ہی -

۱ بندگان خدا کے حصول اغراض مین بدل ساعی ہو - اور اون کے اسباب مسرت کے مہیا کر دینے مین کوتاہی نکرے - یہہ درجہ ملایکہ کرام البررہ کا ہی -

۲ اقل درجہ اسقدر تو ہو کہ سے مرا از خیر تو امید نیست شر مرسان یہہ درجہ بہایم وجمادات کا ہی -

۳ عقارب وسباع کا درجہ ہی یعنے سے نیش عقرب نہ در پے کین ست - مقتضای طبیعتش اینست - بہر حال اگر درجہ ملایکہ تک عروج نکرے تو درجہ بہایم وجمادات سے بہی گذر جاے - اس بیان سے یہہ ثابت ہو چکا کہ وقت یا تو امور معاش کے حاصل کرنے مین صرف کیا جاے یا معاد کے اگر امور معاش مین توغل ہو تو نیت تائید امور

معاد کی بھی ضرور ہی۔ اگر لوگون کے میل جول کے ساتھہ امور دین کے
کی حفاظت معرض خطر مین ہو تو عزلت بہتر ہے۔ عزلت مین بھی اگر
وسواس پیچھا نچھوڑے اور ورد و وظایف سے بھی اوس کے دفع
کرنے پر قادر نہو سکے تو لیٹے عزلت و بیداری سے نوم اولی ہی۔

## آداب نماز

نماز ظہر کے لئے زوال سے پہلے آمادہ رہنا چاہئے نماز تہجد وغیرہ
کے لئے جگنے کی عادت ہو تو قیلولہ مناسب ہی بشرطیکہ زوال کے
پہلے فارغ ہو جاے۔ قیلولہ مثل سحر کے ہی یعنے جیساکہ سحر کرنے سے
روزہ مین مدد ملتی ہی ایسا ہی قیلولہ سے عبادت شب مین تائید ہوتی ہے
بغیر عبادت شب کے قیلولہ کرنا گویا سحر کرکے روزہ ترک کرنا ہے بہر حال
اگر قیلولہ کیا گیا ہو تو زوال کے قبل اوٹھ کر وضو کرے اور مسجد مین
داخل ہو کر نماز تحیتہ پڑہے اور بعد اذان کے چار رکعت نماز ادا
کرے۔ جناب رسالت آب صلعم اس نماز کو طول قرات کے ساتھ
ادا فرماتے تھے۔ اور یہہ ارشاد ہوا کرتا تھا کہ اسوقت آسمان کے
دروازہ کھلے رہتے ہین۔ مین دوست رکھتا ہون کہ اسوقت اعمال نیک

کا صعود ہو۔ یہہ چار رکعت سنت موکدہ ہین حدیث شریف مین وارد ہی کہ جسنے یہہ چار رکعت پڑہا اور رکوع وسجود کو اچھی طرح سے ادا کیا تو ستر ہزار فرشتے اسکے نماز مین شریک ہوتے ہین اور شام تک دعاء مغفرت کرتے رہتے ہین پہر امام کے ساتھہ چار رکعت فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ۔ بعد فراغت نماز کے عصر تک ادای امور مفصلہ ذیل مین مشغول رہے۔ ۱ تعلیم وتعلم ۲ اعانت مسلمانان ۳ قرأت قرآن ۴ تحصیل معاش بہ نیت تائید دین۔ پہر قبل از عصر چار رکعت سنت پڑہے۔ (اس کے موکد وغیر موکد ہونے مین اختلاف ہے) مگر اس سنت کے بہت بڑے فضائل ہین۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَاً صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ فرمایا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات نے کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ جس نے عصر کے قبل چار رکعت نماز پڑہا پس ضرور ہی کہ اس دعا مین شریک ہونے کی کوشش کیجاے۔ عصر کے بعد مغرب تک اپنے اوقات کی حفاظت اوسی ترتیب سے کرے جیساکہ ذکر ہوچکا ہے اذکار کا وقت ضایع نہو

یہی قاعدہ حفظ اوقات متشابہ روز کا ہی مگر عمدہ ترتیب حفظ اوقات
کی یہہ ہی کہ ہر وقت کے لئے ایک خاص شغل مقرر ہو کہ اوس سے
تجاوز نہونے پائے۔ اگر اس قسم کا التزام رہے تو وقت کی برکت
معلوم ہو سکتی ہے اگر حفظ اوقات کا خیال ہو اور مہمل اوقات مثل جانورون
کے (کہ جنکو اپنے وقت کی قدر و قیمت ہی نہین ہوتی) صرف ہون
تو بڑی حسرت و ندامت کی بات ہی کیونکہ عمر راس المال ہے اس کا
ہر لحظ حفاظت کے لایق ہی بجز تحفظ اوقات کے نعیم دار الابد کے
حصول کا کوئی عمدہ ذریعہ نہین ہے ہر لحظ ایک جوہر بیبہا ہی
کہ جسکا بدل نہین۔ اگر رایگان کھو دیا جاوے تو پھر اوسکا ملنا دشوار ہے
پس مثل احمقون کے طلب جاہ و مال دنیوی مین اپنی اوقات کو ضایع
کرنا بیوقوفی مین داخل ہی سب سے بہتر ذریعہ حفظ اوقات کا یہہ ہے
کہ از دیاد علم و عمل صالح مین صرف ہو۔ یہہ دونون ایسے رفیق ہین
کہ کبھی انسان کا ساتھ نہین چھوڑتے بخلاف اہل و عیال اور احباب و
مال کے کہ جن سے بمجرد قبض روح کے مفارقت ہو جاتی ہے مگر
علم و عمل کا ساتھ نہین چھوٹتا۔ الحاصل جب آفتاب مایل بہ زردی ہو تو

نماز مغرب کا تہیہ شروع کیا جاوے۔ مسجد مین داخل ہوکر تسبیح وتحلیل
مین مشغول رہے کیونکہ یہہ وقت بھی مثل وقت صبح کے فضیلت
رکہتا ہے۔ بفحوای آیہ کریمہ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا اور قبل غروب آفتاب کے سورہ والشمس اور واللیل
اور معوذتین پڑہا کرے۔ بہر حال غروب آفتاب تک استغفار مین
مشغول رہے۔ جب اذان کہی جاوے تو جواب اذان کے
بعد یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاِدْبَارِ
نَهَارِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوٰتِكَ نَحْوَ اَصْوَاتِ دُعَائِكَ اَنْ تُؤْتِیَ
مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ اسکے
بعد چار رکعت سنت اوابین طول قیام کے ساتھ پڑہے۔ اگر ممکن
ہو تو نماز عشا تک اعتکاف کی نیت کیجاوے۔ قرآن ونماز پڑہتے
ہوے عشا تک وقت صرف کرنا بیحد فضایل کا باعث ہے (صلوۃ
اوابین کو ناشیۃ اللیل بھی کہتے ہین کہ جسکی فضیلت کلام باری

عزاسمہ مین وارد ہی اِنَّ نَاشِئَۃَ اللَّیْلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطْاءً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا
سرورکائنات علیہ افضل التحیات سے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے
پوچھا کہ یارسول اللہ آیۂ کریمہ تَتَجَافیٰ جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کے معنی
ارشاد فرمائے تو آپ سنے کہا کہ یہہ وہی نماز ہے جو مابین عشا
اور مغرب کے پڑہی جاتی ہے کہ جس سے تمام دن کے لغویات
محو ہوجاتے ہین اور وقت مابعد کی حفاظت ہوتی ہے) جب عشا
کا وقت ہو تو قبل فرض کے چار رکعت نماز پڑہے اذان واقامت
کے درمیان وقت کی حفاظت ہو حدیث شریف مین وارد ہی
کہ اذان اور اقامت کے درمیان جو دعا کیجاسے رد نہین ہوتی
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ
ان دو رکعت مین سورہ الم سجدہ۔ تبارک الملک۔ یاسین شریف
یا سورۂ دخان پڑہے کہ آنحضرت صلعم سے اسطرح پر مروی ہے
پہر چار رکعت مستحب پڑہے۔ کہ حدیث شریف مین اسکی بہت بڑی
فضیلت مذکور ہے۔ پہر نماز وتر کے تین رکعت پڑہے۔ خواہ ایک
سلام سے یا دو سلام سے اکثر جناب رسالت مآب صلعم اس نماز

مین سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ قل یاایھا الکافرون۔ اخلاص معوذتین۔ پڑھا کرتے تھے۔ اگر قیام لیل کا عزم ہو تو وتر کو سب کے آخر پڑہے اسکے بعد سواے مذاکرہ علم ومطالعہ کتب کے دوسرے لہو ولعب مین مشغول نہ ہو۔ کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ انما الاعمال بالخواتیم یعنے اعمال مین امور عواقب کا اعتبار ہے اسمین کسی بُرائی کا شریک ہوجانا اچھا ہنین ہے۔

## آداب نوم

سونے کے لئے بچھونا ایسی ترکیب سے بچہایا جاسے کہ جسپر رو بقبلہ سونا ممکن ہو۔ دہنی بازو ایسا سوسے جیسا کہ میت کو لحد مین لٹایا کرتے ہین۔ اور یہہ بات پیش نظر رہے کہ نوم مثل موت کے ہے اور بیداری مانند بعث کے ممکن ہے کہ حالت نوم مین روح قبض ہوجاسے لہذا مشتاق لقاے جمال کبریا عزاسمہ کو چاہئے کہ باوضو آرام کرے جو کچھہ وصیت ہو لکھہ کر سرہانے رکھے۔ گناہون سے توبہ کرے اور یہہ عزم بالجزم ہو کہ پہر گناہ کا ارتکاب نہو گا۔ تمام مسلمانون کے ساتھہ نیکی کا خیال رکھے اور یہہ سمجھے کہ قریب تر لحد مین ایسا ہی

تنہا سونا ہو کہ جہان سواے اعمال کے کوئی ساتھ نہوگا اور ثواب بغیر
سعی و کوشش کے نہ ملیگا اور یہ تکلیف نیند کو اپنے پر طاری کر لینا نہ چاہئے
کیونکہ نیند کیا ہے حیات کو معطل کرنا ہے الا اوس صورت مین کہ جاگنے
سے صحت مین خلل آتا ہو کہ اس حالت مین سونا سلامتی دین کا ذریعہ
ہے رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین انمین سے رات دن آٹھہ
گھنٹون سے زیادہ نہ سونا چاہئے یہہ بھی کچھہ کم نہین ہے کیونکہ کوئی
شخص ساٹھہ برس زندہ رہا تو اسمین سے بیس برس سونے مین
گئے جو اسکی عمر کا تیسرا حصہ ہے سونے کے وقت سرہانے مسواک
اور وضو کیلئے پانی مہیا رہے۔ قیام لیل کا عزم بھی ہو یا قبل صبح
کے اوٹھے آدہی رات کو دو رکعت نماز کا پڑہنا ایک ایسے خزانہ
خیر کا جمع کرنا ہے جو کمال احتیاج کیوقت (یعنے قبر مین) کام دیگا
کہ جہان دنیا کا سب مال بیکار ہو جاتا ہے۔ سونے کیوقت یہہ
دعا پڑہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهُ فَاغْفِرْلِي
ذَنْبِي اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا
وَاَمُوتُ اَعُوذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ

دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَ
اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ
شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّيْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِی
وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ
اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
اَيْقِظْنِیْ فِیْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَيْكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ
اِلَيْكَ لِتُقَرِّبَنِیْ اِلَيْكَ زُلْفٰی وَتُبَعِّدَنِیْ عَنْ سَخَطِكَ بُعْدًا اَسْاَلُكَ
فَتُعْطِيْنِیْ وَاَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرْلِیْ وَاَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبَ لِیْ اسکے
بعد آیۃ الکرسی۔ آمن الرسول آخر سورہ تک اخلاص۔ معوذتین
تبارک الملک پڑہے اور یونہی اللہ کا ذکر کرتا ہوے سو جاے
با وضو سونا بہت بڑی فضیلت رکہتا ہے کہ روح عرش کی سیر مین
مصروف رہیگی بیدار ہوے تک وہ مثل نماز پڑہنے والیکے سمجہا جاتا
اور جب بیدار ہو تو ان باتون کو عمل مین لاے جنکو ہم اوپر

لکھہ آئے ہین اور عمر بہر اس ترکیب کا پابند رہے اور جو اسکی پابندی
اور مداومت شاق گذرے تو اوسطرح صبر کرے جسطرح کوئی بیمار
شفا کے انتظار مین تلخی دوا پر صبر کرتا ہے اور کوتاہی عمر کا خیال
کرے اور سمجھے کہ اگر مثلاً مین سو برس زندہ رہا تو یہہ مدت بہ نسبت
اوس مدت کے جو سبمجھے دار آخرت مین رہنا ہے اور جسکی انتہا
ہنین ہی بہت ہی کم ہے اور یہہ سوچے کہ جب مین اس امید پر کہ
دنیا مین مثلاً بیس برس تک راحت اور آرام مین رہونگا مہینہ یا سال
بہر کی مشقت و ذلت کی پروا ہنین کرتا تو اس امید پر کہ ابدالآباد راحت
و آرام مین رہونگا اس دنیوی زندگانی کے چندروزہ مشقت سے
(جو عبادت مین ہو) کیون اکتا جاؤن اور اوسکی برداشت کیون
نہ کرون اور زندہ رہنے کی امید کو طول نہ دے بلکہ یون سمجھہ لے
کہ موت قریب ہے اور دل مین کہے کہ مجھکو آج کے دن کی عبادت
کی مشقت اوٹھالینی چاہیے اس لئے کہ شاید آج رات مین مرجاون
اور رات آئے تو کہے کہ آج رات کے عبادت کی مشقت پر صبر
کرتا ہون اسلئے کہ شاید کل مرجاؤن - کیونکہ موت کے آنیکے لئے کوئی

خاص وقت مقرر نہین ہے کوئی خاص حالت نہین ہے کوئی مخصوص عمر
کی قید نہین ہے بہر حال وہ آنیوالی ہے مگر یہہ معلوم نہین کہ کب آئیگی
اسصورت مین زاد آخرت کی فکر بہ نسبت دنیا کی فکر کے اولی والیق ہے
اور نیز جاننے کہ مجھے دنیا مین بہت تہوڑے دن زندہ رہنا ہے ممکن
ہے کہ میری عمر کا ایک ہی دن باقی رہا ہو یا ایک ہی لحظہ غرضکہ ہر روز یہی
خیال کرے اور مشقت عبادت پر صبر کرتا جاوے بخلاف اسکے اگر یہہ جانے
کہ مین مثلاً پچاس برس زندہ رہونگا اور یہہ مشقت عبادت پر صبر
کرینگا ارادہ کرے تو دل عبادت سے اکتا جائیگا اور عبادت دشوار
معلوم ہونے لگیگی اگر اسطرح عمل کیا جائیگا جسطرح کہ ہم اوپر لکھہ آئے
ہین تو مرنے کیوقت بے انتہا مسرت ہوگی اگر عبادت ایک وقت
سے دوسرے وقت پر ڈالی جاوے اور اسمین سستی کیجاوے تو موت
اچانک آجائیگی اور سخت سے سخت حسرت ہوگی۔ صبح کو وہی مسافر
منزل پر پہونچکر آرام وچین سے رہتے ہین جو رات کو راہ طے کرتے
ہین اسیطرح وہی لوگ مرتے دم مسرت حاصل کرتے ہین جو اپنی عمر
عبادت مین گزارتے ہین۔ یہہ باتین اچھی طرح معلوم ہوسکیگا ایک دوسرا

وقت ان کی لیتے ہیں ۔ جب ہم ترتیب اور راہ کو بتا چکے ہین تو اب نماز
اور روزہ کی کیفیت اور اونکے آداب اور جماعت اور جمعہ کے ادا
بیان کرتے ہین ۔

## آداب الصلوٰۃ

جب وضو سے اور بدن اور کپڑے اور جگہ کی نجاست پاک کرنے سے
فارغ ہو جاؤ اور ناف سے زانو تک ستر کر چکو تو قبلہ رخ دونوں
پاؤن مین کچھ فاصلہ دیکر اسطرح کھڑے ہو کہ وہ مل نہ جائین اور
سیدہا کھڑا رہو اور شیطان سے محفوظ رہنے کیلئے قل اعوذ برب الناس
پڑھلو اور دل کو خدا کی عبادت کے لئے حاضر رکھو اور اوسکو
وسوسون سے خالی رکھو اور اسبات پر نظر ڈالو کہ کس کے حضور
مین کھڑے ہو اور کس سے مناجات کر رہے ہو اور اپنے مالک
کی عبادت ایسے دل سے کرنے پر شرماؤ جو اوس سے غافل رہے
اور دنیاوی وساوس اور نفسانی خواہشات سے بھرا ہو ۔ اور
یہ سمجھو کہ خدا تمہارے دلی کیفیات پر مطلع ہے اور تمہارے قلب کو
دیکھ رہا ہے ۔ اور خدا کی درگاہ مین تمہاری نماز کی مقبولیت بقدر

تمھارے دلی خشوع وخضوع وعجز ونیاز کے ہوتی ہی اس لئے نماز ایسے
خشوع وخضوع کے ساتہہ ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھہ رہے ہو۔ کیونکہ تم
اگر اوسکو نہین دیکھتے تو وہ تمکو دیکھتا ہی۔ اور اگر اسوجہ سے کہ تم خدا کے
جلال کی معرفت سے قاصر ہو نماز مین تمکو حضور قلب میسر نہین ہوتا اور
تمھارے اعضا تمھارے قابو مین نہین رہتے تو یہہ خیال کرو کہ ایک
صالح آدمی جو تمھارا بزرگ ہی تمھاری نماز کی کیفیت معلوم کرنیکی غرض سے
تمھاری طرف دیکھہ رہا ہی جب یہہ خیال کروگے تو تمھارا دل حاضر اور
تمھارے اعضا ساکن ہو جائینگے اب اپنے نفس کیطرف خطاب کرکے
کہو کہ اے نفس بدکار کیا تو اپنے خالق اور مالک سے اسبات پر
نہین شرماتا کہ جب تو نے اوس بات کا خیال کیا کہ اوس کے بندونمین
سے ایک ذلیل بندہ جسکے ہاتہہ مین نہ تیرا نفع ہی نہ نقصان تیری طرف
دیکھہ رہا ہے تو اعضا متواضع ہوگئے اور نماز اچھی طرح سے ادا کی گئی
پس بڑے غضب کی بات ہی کہ تو یہہ جانتا ہے کہ خدا دیکھہ رہا ہی
اور پھر خضوع اور خشوع نہین کرتا۔ کیا تیرے نزدیک خدا تعالے کا
رتبہ اوسکے بندون سے بھی کمتر ہی دیکھہ یہہ کس درجہ کی سرکشی ہی

اور کیسا کچھ جہل ہے اور کیسا بڑا ظلم۔ غرضکہ ان خیالات اور حیلون سے قلب کا
علاج کرے تاکہ وہ نماز مین حاضر رہے اور دولت حضور قلب میسر ہو
کیونکہ نماز کا اسی قدر حصہ کار آمد ہے جو سوچ سمجھ کر ادا کیا گیا ہو اور
جو حصہ کہ سہو اور غفلت کے ساتھ ادا ہوا ہو وہ استغفار اور کفارہ
کا محتاج ہے۔ جب قلب کو حاضر کر چکے تو تنہا فرض نماز کے لیئے پہلے اقامت
کہے۔ اگر جماعت کے ساتھ ہو تو اذان اور اقامت ہر دو (منفرد شخص
کے لیئے اذان کا مستحب نہونا اس لیئے ہے کہ اذان سے صرف اعلان
مقصود ہے۔ تنہائی مین سوا اپنی ذات کے دوسرے پر اعلان کا
موقع ہی نہین ہے تو پھر اذان کی ضرورت ہی کیا۔ یہ امام شافعی کا قدیم
قول ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ منفرد کیلئے بھی اذان کا کہنا مستحب ہے۔ لیکن فرق
یہہ ہے کہ جنگل و صحرا ہو تو پکار کر کہے وگرنہ آہستہ) پھر نیت اوس نماز
کی کرے کہ جسکا ادا کرنا مقصود ہے (بہ تعین وقت۔ خواہ فرض ہو یا
سنت یا قصر وغیرہ۔ مقتدیون کو اقتدا کی نیت بھی چاہیئے۔ استحضار
صلوۃ کے ساتھ۔ استحضار دو قسم پر ہے حقیقی اور عرفی۔ استحضار حقیقی
وہ ہے کہ نماز کی ترکیب بہ تفصیل اجزا پیش نظر رہے۔ یعنے ہر ایک جز کا

سے کے بعد دیگرے مستحضر رہنا ضرور ہی۔ استحضار عرفی وہ ہی کہ بہ ہیئت اجتماعی
نماز کی ترکیب مستحضر رہے۔ چونکہ نماز نیت کے ساتھ مقترن ہی لہذا مقارنت
بھی دو قسم پر ہی حقیقی اور عرفی۔ مقارنت حقیقی وہ ہی کہ اداے صلوۃ کا
خیال شروع تکبیر سے ادا تک برابر رہے۔ کسی جز مین غفلت نہو۔ مقارنت
عرفی وہ ہی کہ تکبیر کی کسی ایک جز کے ساتھ اقتران ہو) یعنے یہ نیت
کرے کہ مین اسوقت کی مثلاً نماز ظہر اللہ کیلئے پڑھتا ہون تکبیر کے وقت
یہ نیت دل مین ہو اور تکبیر سے فارغ ہونے کے قبل دل سے محو ہوجاے
نیت کے بعد رفع یدین شانون تک کرے باین طور کہ ہاتھ اور انگلیان
بحالت معمولی کہلے رہین۔ ضم اور تفریج مین کوی تکلف نہو۔ بہر حال دونون
ابہام کان کے لو تک پہونچین اور سر انگشت کان کے اوپر تک۔
ہتیلیان کہنیون کے محاذی ہون۔ جب ہر چیز اپنے اپنے جگہہ پر پہونچ
جاے تو تکبیر اولی کہین۔ اور آہستگی کے ساتھ ارسال کرین رفع یدین
اور ارسال مین تعجیل نکیجاے۔ اور دہنے بائین طرف بھی نہ مڑین۔ ارسال
سینہ پر تمام کیا جاے۔ جب سینہ پر ہاتھ رکہین تو سیدہا ہاتھ بائین ہاتھ
پر ہو۔ خنصر و ابہام سے بایان پہونچا تہاما جاے۔ دوسرے انگلیان

پہونچے پر کہلی ہوی رکہین اور تکبیر کہے۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا اور پہر وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین پڑہے۔ اور اسکے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ کر سورہ فاتحہ شروع کرے مگر اداے تشدیدات کا خیال رہے کیونکہ حرف مشدد کو جب تخفیف کے ساتھ پڑہا جاے تو ایک حرف ساقط ہوجاتا ہی ضاد اور ظا کے تلفظ مین بہی جہد بلیغ کیا جاے۔ کہ تبدیل حرف سے قرات باطل ہوجاتی ہے اور لفظ آمین کو ولا الضالین سے نہ ملادین اگر تنہا نماز ہو تو صبح مغرب اور عشا مین پہلے دو رکعت جہر کے ساتھ ادا کرین اگر ماموم ہو تو جہر کی ضرورت نہین ہی کیونکہ امام خود جہر سے پڑہ لیگا صبحکی نماز مین سورہ فاتحہ کے بعد طوال مفصل اور مغرب مین قصار مفصل ظہر اور عشا مین اوساط مفصل پڑہا کرے۔ طوال مفصل مین سورہ حجرات ق۔ والمرسلات غیرہ داخل ہین۔ اور قصار مفصل مین والضحی سے آخر قرآن تک کوی سورت بہی ہو۔ اوساط مفصل مین والسماء ذات البروج یا کوی دوسری

سورة جو اسکے مساوی ہو۔ اگر سفر ہو تو نماز صبح مین قل یاایہا الکافرون قل ھو اللہ احد پڑہے ضم سورہ کے بعد قبل از تکبیر رکوع کے بقدر سبحان اللہ وقفہ افضل ہے۔ حالت قیام مین سر جہکا رہے اور نظر مصلے پر ہو کہ یہ حضور قلب کا باعث ہی سید ہے یا بائین طرف ملتفت نہو۔ پہر رکوع کیلئے تکبیر کہے اور رفع یدین بطریق مذکور کرے۔ تکبیر کو اسقدر کہینچے کہ انتہا سے رکوع تک پہونچ جاے (تاکہ کوئی جز نماز کا ذکر الٰہی سے خالی نہو) رکوع مین ہتیلیون کو گہٹنون پر رکہے۔ انگلیان کہلے رہین دونون گہٹنون کے درمیان (بقدر ایک بالشت کے) فرق ہو۔ پشت اور گردن اور سر کو ایسا برابر کردے کہ ایک سطح مستوی معلوم ہو۔ کہنیان پہلو سے جدا رہین۔ مگر عورتون کو اسکے خلاف کرنا چاہیے۔ رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے۔ اگر منفرد ہو تو سات یا دس بار تک بہی تسبیح کا زیادہ کرنا مستحسن ہے پہر سر اوٹہاے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوے رفع یدین کرے۔ جب پورا قیام ہوے تو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلَْ السَّمٰوٰتِ وَمِلَْ الْاَرْضِ وَمِلَْ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْئٍ بَعْدُ کہے نماز صبح کے رکعت ثانی کے رکوع کے اعتدال مین۔ قنوت پڑہے

پھر تکبیر کہتے ہوے سجدہ کرے مگر اس تکبیر مین رفع یدین کی ضرورت نہین ہے۔ ترکیب سجدہ کی یہہ ہے کہ پہلے دونون گھٹنے زمین پر رکھے پھر دونو ہاتھ پھر پیشانی رکھے مگر سب اپنے اپنے حال پر کھلے ہوے ہون ناک بھی پیشانی کے ساتھ زمین کو لگا دے۔ کہنیان پہلو سے جدا رہین۔ پیٹ کو رانون کے ساتھ نہ ملا وے۔ مگر عورتون کو اسکا خلاف کرنا چاہئے۔ ہاتین زمین پر اسیقدر فاصلہ سے رکھین جو کاندھون کے محاذی ہون۔ دونون بازو زمین پر نہ بچھا دئے جائین۔ سجدہ مین تین بار سبحان رَبِّیَ الاعلی کہے اگر منفرد ہو تو سات سے دس تک بھی زیادتی تکبیر مین ہوسکتی ہے۔ پھر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوے سر اوٹھا وے یہان تک کہ تعدیل جلسہ کی ہوجاے۔ جلسہ مین بائین پیر پر تکیہ کرکے بیٹھے اور سیدہا پانون کھڑا رہنے دے۔ دونون ہاتھون کو دونون رانون پر رکھے۔ انگلیان کھلے رکھے اور کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ۔ پھر اسیطرح دوسرا سجدہ کرے۔ علی ہذا ہر رکعت مین جلسہ وغیرہ کے اعتدال کا لحاظ رہے پھر قیام کیلئے دونون ہاتھ زمین پر رکھ کر اس ترکیب سے

اوٹھے کہ دونون پاؤن برابر اوٹھین تقدیم و تاخیر نہو اسیطرح ہر ہر رکعت
اداکیجاسے۔ مگر رکعت ثانیہ کے ابتدامین بھی تعوذ کا اعادہ مسنون
ہی جب رکعت ثانیہ کے بعد تشہد پڑہنے کے لئے بیٹھے تو سیدہا ہاتھ
سیدھے گھٹنے پر رکھے سوا سے ابہام اور انگشت کے کل انگلیان بندرہین
اور الاّ اللہ کہنے کے وقت انگشت شہادت کو اوٹھائین۔ مگر کچھ ایک اٹھا
کے ساتھ۔ تاکہ سمت قبلہ سے خارج نہو جاسے۔) بایان ہاتھ کھلے ہوے
انگلیون کے ساتھ بائین گھٹنے پر رکھے اور بائین پیر پر زور دیکر بیٹھے
تشہد کے آخر مین بعد درود کے دعاسے ماثورہ پڑہے۔ اور بعد از
فراغ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ دومرتبہ دونون طرف کہہ کر اسطرح
منہ پھیرے کہ رخساروں کے سپیدی دکھاہی دسے۔ سلام کیوقت
نیت خروج از صلوۃ کی چاہئے۔ اور نیز جانبین کے ملائکہ اور مسلمانون
پر سلام کی نیت کیجاسے۔ خشوع اور حضور قلب۔ ترتیل قرادت فہم معنی
کے ساتھ بہت ضروری ہے۔ کہ یہہ عماد الصلوۃ کہلاسے جاتے ہین
حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نماز مین حضور قلب
نہو تو وہ عقوبت کے قریب ہی۔ جناب رسالت مآب صلعم فرماتے ہین

کہ جب آدمی نماز پڑہتا ہے تو اسکا چہٹا حصہ یا دسوان حصہ نہین لکہا جاتا بلکہ صرف اوسیقدر لکہا جاتا ہے جسقدر کہ اوس نے سمجہا۔

## آداب امامت

امام کو چاہئے کہ بلحاظ حالات اہل جماعت کے چہوٹی چہوٹی سورتین نماز مین پڑہا کرے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جسطرح مین نے اختصار اور تکمیل کے ساتہ جناب رسالتمآب صلعم کے پیچہے نماز پڑہی ہے ایسی کسی کے ساتہ نہین پڑہی۔ بہرحال جب صفین برابر ہوجائین اور موذن اقامت سے فارغ ہوے تو امام بلند آواز کے ساتہ تکبیر کہے مقتدی کو صرف اسقدر آواز سے تکبیر کہنا چاہئے جو وہی سنے۔ امام کو امامت کی نیت بہی کرنی چاہئے تاکہ اوسکا ثواب ملے۔ اگر نیت نہ کی ہو تو نماز تو صحیح ہوجائیگی مگر صرف منفرد کی سی نماز ہوگی۔ مقتدیون نے اگر اقتدا کی نیت کی ہے تو انکو ثواب اقتداء کا بہی حاصل ہوجائیگا امام کو بہی چاہئے کہ مثل منفرد کے اپنی نماز کو دعاء استفتاح اور تعوذ سے شروع کرے۔ صبح مغرب عشا مین پہلے دو رکعت جہر پڑہے اور لفظ آمین بہی جہر سے کہے

اسیطرح مقتدی بھی۔ مگر مقتدی کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ ہی خود بھی
آمین کہے تقدیم و تاخیر نہو۔ امام کو چاہیئے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد تھوڑا سا
سکوت کرے۔ تاکہ مقتدی بھی نماز جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ لیوے
اگر امام کی آواز سنی نہ آئے تو مقتدی کو سورہ پڑھنے کی بھی ضرورت ہے
امام کو تحیات رکوع وسجود مین تین بار سے زاید نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور
تشہد اول مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد کچھ نہ پڑھے دو رکعت ثانی
مین صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کرے۔ بلحاظ جماعت کے تشہد کے آخر
مین دعا طول نہ پڑھے۔ سلام کے وقت امام کو یہہ نیت کرنی چاہیئے کہ
یہہ سلام مقتدیون کے جانب ہے۔ اور مقتدیون کو جواب سلام امام کی
نیت کرنی چاہیئے۔ بعد سلام کے تھوڑا توقف کرے۔ اور مقتدیون کے
مقابل بیٹھے اور ٹھہرا رہے تاکہ اگر جماعت مین عورات ہون تو وہ چلی جائین
امام اپنی جگہہ سے جب تک نہ اوٹھے مقتدیون کو بھی انتظار کرنا چاہیئے
امام سیدھے یا بائین جسطرف سے چاہے جا سکتا ہے مگر افضل یہہ ہے
کہ سیدھے طرف سے جاوے۔ قنوت صبح مین امام صرف اپنی ہی خصوصیت
نکرے بلکہ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا کہے یعنے بصیغہ جمع۔ امام دعاء قنوت پڑھنے

کیوقت ہاتھ اوٹہانے کی ضرورت ہنین ہے (لیکن یہہ قول ضعیف ہے

صحیح یہہ ہی کہ ہاتھ اوٹہانا چاہئے) بقیہ قنوت سے یعنے انک تقضی ولا

یقضی علیک سے مقتدی آہستہ پڑھ لے۔ مقتدی کو چاہئے کہ جماعت

کے ساتھ کھڑے رہے اگر تنہا ہو تو کسیکو اپنے ساتھ لے لیوے مگر

رکعت باندہنے کے بعد۔ مقتدی کو کوئی فعل امام سے پہلے یا اوس کے

ساتھ ساتھ نکرنا چاہئے۔ مثلاً جبکہ امام پوری رکوع مین پہونچ جاوے تو

اوسوقت قصد رکوع کا کرے علیٰ ہذا سجدہ مین بھی۔

## آداب جمعہ

جمعہ عید المؤمنین ہی یہہ مبارک دن اس امت کے خصوصیات مین ہی

اس متبرک روز مین ایک ساعت مبہم ایسی ہے کہ اوسوقت جو حاجت

ہماسے مانگی جاوے فوراً مقبول ہوگی پنجشنبہ ہی سے جمعہ کا اہتمام

کرنا چاہئے جیسے کپڑون کی صفائی وغیرہ۔ کثرت تسبیح و استغفار اس

قسم کے افعال تو پنجشنبہ کے عصر سے اختیار کئے جائین کیونکہ پنجشنبہ کے

عصر کے بعد بھی ایک ایسی ساعت ہی کہ جسکے فضیلت ساعت مبہمہ جمعہ کے

برابر ہے۔ جمعہ کا روزہ بھی افضل ہے۔ علی ہذا پنجشنبہ اور شنبہ کا

کا روزہ بھی مطلب یہہ ہی کہ صرف جمعہ کا ایک روزہ نہ رکھا جاۓ بلکہ اسکے
ساتھ دوسرا روزہ بھی رکھے کیونکہ حدیث مین اوسکا امتناع ہی۔ قَالَ علیہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُمْ اَحَدُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَصُوْمَ قَبْلَہٗ
اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ رواہ شیخان بعد طلوع کے غسل کرے۔ یہہ غسل
ہر ایک مکلف پر واجب ہی۔ اور سپید کپڑے پہنین کیونکہ سپید کپڑا
خدا کو مرغوب ہی۔ حسب مقدور خوشبو بھی لگاوین۔ سر مونڈ ہا دین
ناخن اور لب لین۔ مسواک کرین۔ علی الصّباح جامع مسجد مین جائین کہ
مسجد مین بیٹھنے سے انسان کی طبیعت مین سکون پیدا ہو جاتا ہی اور
آدمی عبث افعال سے بچ سکتا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جو شخص
پہلی ساعت مین مسجد مین داخل ہوا گویا اوس نے ایک اونٹ قربانی
دی۔ اور جو دوسری ساعت مین گیا ایک بکرا قربانی دی اور جو
تیسری ساعت مین داخل ہوا اوس نے ایک گوسپند شاخدار قربانی
کیا اور جس نے چوتھی ساعت مین گیا اوس نے ایک مرغ قربانی کیا
اور جس نے پانچوین مین گیا اوس نے ایک بیضہ دیا۔ جب امام
منبر پر چڑھے تو ملائکہ نامہ اعمال کو لپیٹ دیتے ہین اور قلم پھینک

دیتے ہین۔ اور اس مبارک وقت مین وہ خود بھی منبر کے پاس خطبہ
سننے کے لئے جمع ہو جاتے ہین۔ جو شخص جسقدر پہلے نماز کو جائیگا اوسیقدر
اوسکا مرتبہ اللہ کے پاس زاید ہوگا۔ پہلی صف مین شریک ہونا بہتر ہی لیکن
جب لوگ جمع ہو جائین تو دوسرون کو دھکا دیتے ہوے نہ جاے اگر
کوئی نماز پڑہتا ہو تو اوس کے سامنے سے بھی نہ جاے۔ کسی دیوار یا ستون
کے قریب بیٹھین تاکہ دوسرے لوگ اپنے سامنے سے بھی جانے نپائین
جب مسجد مین داخل ہون تو بدون نماز تحیہ مسجد پڑہنے کے نہ بیٹھین۔
مستحسن یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔
کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اسکا عادی ہوگا وہ ضرور
جنتی ہے۔ امام اگر خطبہ بھی پڑہتا ہو تب بھی تحیہ مسجد ادا کرے۔ مسنون یہ ہے
کہ ان چار رکعتون مین سورۂ انعام۔ کہف۔ طٰہٰ اور یٰسٓ پڑہا کر
اگر اسکا پڑہنا نا ممکن ہو تو سورۂ یٰس۔ دخان۔ الم سجدہ۔ سورۂ ملک پڑھے
ان آخر صورتون کا جمعہ کے شب مین پڑہنا بہت ہی احسن ہے۔ بصورت
مجبوری سورۂ اخلاص اور کثرت سے درود شریف پڑہا کرے۔ خطبہ باادب
خاموش جھکر سنے۔ اور اوس کے مضامین سے متاثر ہو اگر دوسرون کو

گفتگو سے منع کرنے کی ضرورت ہو تو اشارہ سے منع کرے الفاظ
سے منع نکرے کہ فعل عبث ہی اور فعل عبث کے ارتکاب سے جمعہ
باطل ہوجاتی ہے یہی مضمون حدیث شریف مین بھی وارد ہے۔
بہرحال فرض نماز جمعہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور
معوذتین پڑہے اور اوسوقت تک گفتگو نکرے۔ اسکی برکت سے امید
ہی کہ دوسرے جمعہ تک آفات سے محفوظ رہے۔ اور شیطان کا
تسلط اوسپر نہو۔ اس کے بعد یہہ دعا پڑہے یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ
یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ
مَعْصِيَتِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ جمعہ کے بعد دو یا چار یا چھہ رکعت ضرور پڑہے
مگر دوگانہ دوگانہ۔ کہ سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ سے
اسباب مین (رکعتون کی تعداد مین) مختلف روایات آے ہین۔
نماز جمعہ کے بعد عصر یا مغرب تک مسجد ہی مین رہنا افضل ہی جب تک ٹھہرے
رہے اوس ساعت مبہمہ کے حصول کے بھی خواستگار رہین جسکی فضیلت مذکور
ہوچکی ہی قبل از نماز جمعہ کے فضول اور بیکار لوگون کا مسجد مین جمع ہونا بھی
منع ہی لیکن تعلیم و تعلم علم نافع کے لئے جمع ہون تو مضایقہ نہین کہ طلوع و غروب آفتاب

زوال آفتاب۔ اقامت۔ امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت۔ اور جب
سب لوگ نماز کے لئے کہڑے ہون اکثر دعا کیا کرے کہ ان اوقات
مین اوس ساعت مبہمہ کے وقوع کا احتمال ہے جمعہ کے روز کچھ صدقہ
بھی دیا جاسے۔ اگرچہ کم ہو۔ اقلاً ہفتہ مین ایک روز صرف نیک کامون
کے لئے مخصوص کر دیا جاوے۔

## آداب صیام

صرف ماہ رمضان ہی کے روزون پر اکتفا کرنا نہ چاہیئے بلکہ نفل
روزے بھی رکہنا چاہیئے کہ وہ بمنزلہ راس المال کے ہین اور یہ بمثابہ
نفع کے جس سے فردوس مین درجات عالیہ حاصل ہوتے ہین جو لوگ
روزہ نہ رکہین گے وہ روزہ دارون کے مراتب کو دیکہہ کر حسرت
کرینگے عرفہ کا روزہ (غیر حاجی کو) یوم عاشورہ کا روزہ عشرۂ اول
ذیحجہ۔ محرم۔ رجب اور شعبان مین روزہ رکہنا بہت ہی ثواب کا باعث
ہے۔ اور اس کے فضایل بے شمار ہین اور وہ جو شہور حرام مین روزہ رکہنے
کے فضایل مرقوم ہین اوس مین یہہ چار مہینے داخل ہین ذیقعدہ ذیحجہ
محرم رجب اور ہر مہینے مین تین روز یعنی پہلی پندرہوین ستائیسوین کا روزہ

رکہے - اور نیز ایام بیض مین - ایام بیض مین یہہ تاریخات شامل ہین تیرہوین چودہوین پندرہوین - ہر مہینے کے - اور ہر ہفتہ مین دوشنبہ پنجشنبہ جمعہ کا روزہ رکہنا نہایت ہی افضل ہے - ہر مہینے کے پہلی تاریخ کا روزہ اوس مہینے کے تمام سیئات کو مٹا دیتا ہے اور باقی روزے سال بہر کے عفو گناہ کے باعث ہین - روزہ کے معنی صرف کہانا پینا چہوڑ دینا نہین ہے - بلکہ تمام جوارح کے حفاظت بہی مقصود ہے کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہی کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ اکثر روزہ دار تو ایسے ہین کہ اونکو روزہ سے بہوکے اور پیاسے رہنے کے سواے کوی فائدہ نہین ہے - پس روزہ کی حالت مین آنکہہ کو نظر شہوت سے بچا رکہے - اور زبان کو لغویات سے - اور ایسی آوازا پنی کانون سے نہ سنے کہ جسکا سننا حرام ہو اسیطرح سب اعضا کی نگہبانی کرنی چاہیئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ پانچ چیزون سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے - جہوٹہ کہنے سے غیبت سے - چغلی سے - جہوٹی قسم سے - نظر شہوت سے - اور نیز وارد ہی کہ روزہ برائیون سے بچنے کے لئے ہی - لہذا حالت صوم مین

فحش کلام فسق اور افعال جہال کا ارتکاب۔ جیسے تمسخر وغیرہ نہ کیا کرے
بلکہ اگر کوئی شخص لڑنے یا گالی دینے کا قصد کرے تو کہے کہ مین روزہ دار
ہون۔ افطار حلال چیز سے ہو۔ اور وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ کیونکہ
روزہ سے مقصود تو یہ ہے کہ قوای شہوانی ضعیف ہون اور تقوی
کی رغبت ہو۔ برخلاف اسکے اگر معمول سے زاید کہاے تو پہر روزہ
سے جو مقصود ہی وہ مفقود ہو جائیگا۔ خوب سیری سے کہانا اگرچہ
طعام حلال ہو غضب الٰہی کا باعث ہی کہ اس سے فساد کا احتمال ہے
پس جب سیری سے کہایا جاوے تو ایسا روزہ کیونکر مقبول ہو سکتا ہی
بہر حال جبکہ روزہ کی حقیقت پر اطلاع ہو چکے تو لازم ہی کہ جہان تک
ممکن ہو زیادہ روزہ رکہا کرے کہ اساس عبادت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ حَسَنَۃٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ
ضِعْفٍ اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّہٗ لِیْ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ حضرت رسالت مآب فرماتے ہین
کہ جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب دس گونہ
سے سات سو تک ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا
دونگا۔ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ

فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ۔ جناب رسالتمآب صلعم فرماتے ہین کہ قسم ہی اوس پروردگار کی کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ روزہ دار کے منھ کی بو خدا کے پاس بوی مشک سے زیادہ پسندیدہ ہی ۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِيْ فَالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ۔ جناب باری عز اسمہ سے ارشاد ہوتا ہی کہ جبکہ کہانا پینا اور لذت شہوانی روزہ مین میری خوشنودی کیلئے ترک کئے جاتے ہین تو یہہ عمل خاص میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا دونگا ۔ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ ۔ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جنت مین ایکدروازہ ہے کہ جسکا نام ریحان ہی اوس مین کوی داخل ہوگا مگر روزہ دار ۔

## قسم ثانی اجتناب معاصی کے بیان مین

امور دینی دو قسم پر منقسم ہین ایک وہ جو ترک مناہی سے متعلق ہین دوسرے کسب طاعات سے عبادت کرنا تو آسان ہی مگر مناہی سے بچنا بہت مشکل ہے کہ خاص صدیقین کا حصہ ہی ۔ چنانچہ جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ هَوَاهُ یعنے مہاجر وہ ہی جو برے افعال کو چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہی جو اپنے خواہشات کے ساتھ مقابلہ کرے یہہ تو ظاہر ہے کہ تمام اعضا نعمات الٰہی مین سے ہین اور اوس کے امانت ہین پس اللہ تعالیٰ کی نعمت و امانت کو برے افعال مین لگانا کفران نعمت اور خیانت ہی۔ اعضا بمنزلہ رعیت کے ہین انکی نگہبانی کرنی چاہیئے۔ اگر حاکم رعیت کی حفاظت نکریگا تو بازپرس مین مبتلا ہوگا۔ اور یہہ بھی ہے کہ ہر ایک عضو اپنے اپنے کردار کے قیامت مین ایسے صاف اور صریح الفاظ مین گواہی دیگا کہ جس سے نہایت شرمندگی ہوگی۔ چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ اوس دن گواہی دینگے زبانین اور ہاتھ پاؤن اون افعال کے جو ان سے سرزد ہوے ہون اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ آج اونکی زبانون پر مہر کیجائیگی خود اونکے ہاتھ پاون اپنے اپنے افعال کی گواہی دینگے۔ اسلئے ہر ہر عضو کی حفاظت ضرور ہے خصوص ان سات اعضاؤن کی

یعنے آنکھہ - کان - زبان - شکم - فرج - ہاتھہ - پاون کی - دوزخ کے سات دروازے ہین ہر ہر دروازہ کے کیلئے عاصیون کی ایک ایک گروہ خاص ہے - عاصیون سے یہان وہ گناہ گار مقصود ہین کہ جنکے اعضاے مذکورہ سے گناہ سرزد ہوے ہون - شارح نے لکھا ہے کہ اول مرتبہ اہل توحید دوزخ مین داخل ہونگے اور بقدر گناہ معذب ہونگے اور نجات پائینگے دوسرے درجہ مین نصاری - تیسری درجہ مین یہود - چوتھے درجہ مین صابئین - پانچوین درجہ مین مجوس - چھٹے درجہ مین مشرکین - ساتوین درجہ مین منافقین - انتہی اب اعضاے سبعہ کے فواید پر غور کرو -

۱ آنکھہ اسواسطے دی گئی ہین کہ اندہیرے مین رہبری کرین - انصرام حوایج مین مدد دین عجائبات آسمان و زمین کو دیکھین اور عبرت حاصل کرین پس اوسکی حفاظت خاصہ چار چیز سے ضروری - غیر محرم کا دیکھنا - خوبصورت کو بری نگاہ سے دیکھنا - مسلمان کو بنظر حقارت دیکھنا - مسلمان کا عیب دیکھہ کر ظاہر کرنا -

۲ کان - اسلئے دئے گئے ہین کہ خدا و رسول کے کلام کو سنین کہ جس سے نجات ہو اور بزرگون کے اقوال سنین - نہ یہہ کہ راگ یا غیبت

فحش اور لغو باتون اور برائیون کے سُننے مین اسکو صرف کردین اور صرف یہہ خیال نکرین کہ قایل ہی گنہگار رہے بلکہ مستمع بھی شریک گناہ ہے

۳ زبان اسلئے دی گئی ہے کہ اللہ کا ذکر کرین قرآن پڑہین لوگون کو ہدایت کرین۔ امور دنیوی اور دینی مین اوس سے مددلین۔ برخلاف اسکے اکثر برایان زبان سے ایسی پیدا ہوتی ہین کہ جس سے بلاشک انسان دوزخ مین ڈالا جائیگا۔ جیسے کذب۔ قذف۔ دشنام۔ نمامی وغیرہ جو شخص بیہودہ اور تمسخر آمیز کلمات کہنے کا عادی ہے محض اس لحاظ سے کہ لوگ اوسکی باتون کو سنکر ہنسا کرین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔ روایت ہی کہ ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین (معرکہ جنگ مین) شہید ہوا تو ایک دوسرے شخص نے کہا ھنیئاً لہ بالجنۃ یعنے مبارک ہو جنت اسکو۔ تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہہ بات تجھکو کیونکر معلوم ہوئی کہ وہ جنتی ہے۔ شاید کہ وہ ایسے کلام کا عادی ہو کہ جو جنت مین داخل ہونیکے مانع ہو۔ یعنے لغو اور فضول پس زبان کو آٹھ چیزون سے بچانا چاہئے۔

(۱) جھوٹ بولنے سے۔ گو تمسخراً ہی کیون نہو کیونکہ کذب امہات کبایر سے

ہی اس سے انسان کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہی آدمی لوگوں کے نظر سے
گر جاتا ہے۔ اگر جھوٹ کی بُرائی معلوم کرنا چاہو تو کسی جھوٹ بولنے والیکو
دیکھو اور پھر خیال کرو کہ اوس سے تمکو کیسی نفرت ہوتی ہی جب تمہارا
یہہ حال ہی تو اس سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے کہ اگر تم مین بھی جھوٹ
بولنے کی عادت ہو تو تمکو بھی لوگ ایسی ہی کراہت کی نظر سے دیکھینگے۔
(۲) وعدہ خلافی مت کرو جب وعدہ کرو تو اوسکے وفا کا ضرور خیال
رکھو بلکہ اصلی احسان تو وہ ہی جو بلا اقتضا ہو۔ اگر کبھی بضرورت شدید یا مجبوری
خلاف وعدگی ہو گئی ہو تو خیر ورنہ یہہ نفاق کی علامت ہی اور بدترین
خصایل سے ہی۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ
فِیْہِ فَھُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ
خَلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ تین خصلتین
جس مین ہونگے وہ منافق ہی اگرچہ وہ شخص روزہ رکھے اور نماز پڑھے
ایک تو جھوٹ بولنا دوسرا خلاف وعدگی۔ تیسرا امانت مین خیانت کرنا
(۳) غیبت بڑی بلا ہی اس سے بچنا چاہیئے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ تیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی غیبت کرنا بدتر ہی غیبت کی معنی

یہہ ہے کہ کسی انسان کا غائبانہ اسطرح ذکر کرنا کہ جسکے سُننے سے اوسکو تکلیف پہونچے۔ غیبت مین دو بُرائیان ہین ایک تو یہہ کہ جو بات غائبانہ کہی جاوے گو وہ سچی ہو تب بھی غیبت کے معنی مین داخل ہے۔ دوسرا یہہ کہ اگر وہ بات اوس مین نہو تو گویا بہتان ہے۔ سب سے بدتر غیبت نمایشی ہے یعنے مطلب کو ایسے پیرایہ مین بیان کرنا کہ جس سے اپنی عفت اور پاکبازی ظاہر ہو اور دوسرون کی برائی۔ مثلاً یون کہنا کہ (اصلحہ اللہ) خدا فلانے شخص کا بہلا کرے کہ جس نے میرے ساتھ اس قسم کی برائی کی۔ خدا ہمکو اور اوسکو ایسی برائیون سے بچاوے۔ یا اسکے مماثل جو کچھ ہو۔ اس مین بہی دو قسم کے برائیان ہین ایک تو غیبت اور دوسرا اپنی ستایش اگر مقصود اصلحہ اللہ سے محض دعا ہی تو پوشیدہ ہونا چاہئے۔ تا کہ کسیکی بدنامی نہونے پاوے۔ غیبت کے نسبت جو نرجہ کہ قران مجید مین وارد ہی وہ انسان کے عبرت کے لئے کافی ہی قولہ تعالیٰ وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ۔ غیبت نہ کرے کوہی شخص کسیکی۔ کیا تم مین سے کوہی شخص اسبا تکو

دوست رکھتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھاسے درانحالیکہ وہ مرا ہوا ہو۔
نہین کراہت کروگے تم اوس سے۔ اس تشبیہہ سے مقصود یہہ ہے کہ غیبت
سے انسان کے دل کو ویسی ہی تکلیف پہنچتی ہے جیسا کہ گوشت کو جسم
سے جدا کرنے سے بہر حال غیبت سے سخت احتراز کرنا چاہئے۔ غیبت سے
بچنے کا عمدہ ذریعہ یہہ ہے کہ انسان اپنی مصائب ظاہری اور باطنی پر
غور کرے اور سمجھے کہ جو اسباب خود اپنی خرابی کے باعث ہین وہی دوسرے
کے لئے بھی ہین پس جبکہ کوئی شخص اپنی فضیحت کو گوارا نہین کرتا ہے تو
دوسرے کے اظہار عیوب سے بھی محترز رہنا چاہئے۔ بلکہ اگر تم کسیکی
عیب پوشی کروگے تو تمہارے عیبون کو خدا چھپاویگا۔ اگر تم دوسرے
کو رسوا کروگے تو اوسکے بدلے مین خداوند عالم تمکو دین و دنیا مین رسوا
اور شرمسار کردیگا۔ اگر انسان کو اپنا ظاہری یا باطنی کوئی عیب ہی
نہ معلوم ہو تو سمجھہ لیا جاوے کہ یہہ حماقت کی علامت ہے۔ اور کوئی عیب
حماقت سے بڑہکر نہین ہے۔ اگر خدا کو تمہاری بھلائی منظور ہو تو وہ تمکو
تمہارے عیبون پر مطلع کراویگا۔ اس صورت مین اپنے آپ کو بے عیب خیال کرنا نہایت
جہل ہے۔ بالفرض اگر کسی مین کوئی عیب دینی اور دنیوی نہو تو اوسپر لازم ہے کہ اس نعمت پر شکر

شکر بجالانا یہہ کہ لوگون کی عیب چینی اور بدگوئی سے سرمایۂ خسارہ فراہم کرے

(۴) طعن - اعتراض خصومت سے احتراز چاہیے - کیونکہ اس فعل سے مخاطب کو ایذا پہونچتی ہے - اور اپنی خودنمائی ہوتی ہے - علاوہ اسکے ان امور کے ارتکاب سے مفت اپنے عیش کو تلخ کرنا ہے - کیونکہ اگر مخاطب جاہل ہی تو وہ بھی فوراً بدلہ لینے پر آمادہ ہو جاویگا اور اگر سلیم الطبع ہے تو اوس وقت ٹال جایگا - مگر اوسکے دل مین برائی رہیگی اور ضرور کبھی نہ کبھی نقصان پہونچایگا - قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوسرے کی بات کاٹے اور جھگڑا کرنا چھوڑدے اوس حالت مین کہ وہ باطل پر ہو خدا تعالی اوسکے لئے وسط جنت مین گھر بنادیگا اور جو دوسرے کی بات کاٹنی اور جھگڑا کرنا ترک کرے اوس صورت مین کہ وہ حق پر ہو تو خدای تعالی اوسکے لئے اعلاء جنت مین جگہہ دیگا - ایسے موقع مین شیطان کے فریب سے بھی بچنا چاہئے کہ وہ اکثر اسبات کی ترغیب دیتا ہے کہ سچی بات

کے ظاہر کرنے مین تامل کیا جاسے گو یہہ سچ ہے مگر وہین تک جبکہ
وہ بطریق نصیحت ہو۔ اگر اسمین بھی نمایش شریک ہو گئی تو شیطان کی
ہنسائی کا باعث ہی۔ جو شخص اس زمانہ کے علماء سے مخالطت پیدا کرے
اوسکی طبیعت مین توان امور کا زیادہ تر اثر ہو جاتا ہے یعنے بغیر لڑائی
جھگڑے کے اوسے فرصت ہی ہنین ہوتی۔ کیونکہ وہ اسیکو سرمایۂ
فضل وکمال سمجھتے ہین۔

(۵) تزکیہ نفس۔ یعنے انسان اپنے آپ کو بطریق ستایش آلایش
دنیوی سے پاک نہ خیال کرے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ
ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقیٰ خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے نفوس کو
پاک نہ سمجھو وہ تم سے زیادہ جانتا ہے کہ کون زیادہ پرہیزگار ہے
ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ وہ کون بات ہی جو سچی ہو مگر بری۔ تو اوسنے
کہا کہ اپنے آپ تعریف کرنے گو سچی ہو۔ خودستائی مین دو قباحتین
اور بھی ہین ایک تو یہہ کہ آدمی ابنائے جنس مین ذلیل ہو جاتا ہے
دوسرا خدا کے پاس گنہگار۔ خودبینی کی برائی تو انسان کو اوسوقت
معلوم ہو سکتی ہی کہ جب وہ دوسرے خودپسندون کو بچشم عبرت

دیکھیے۔ کہ کیسی کراہت طبیعت مین پیدا ہوتی ہی۔ پس ایسے فعل قبیح کے ارتکاب سے خود وہ دوسرون کے پاس کیونکر مقبول ہوسکتا ہی

(۶) لعنت سے انسان کو بہت ہی بچنا چاہیئے۔ خواہ کسی انسان کے نسبت ہو خواہ حیوان واجناس کے جیسی غلہ وغیرہ۔ اہل قبلہ کے نسبت شرک وکفر یا منافقی کا اطلاق منع ہے۔ کیونکہ بندون کے بھید کا جاننے والا خدا ہے۔ خدا اور بندون کے درمیان مین دخل دینا بیجا ہیئے۔ لعنت کوی ضروری چیز نہین ہی کہ جس سے بازپرس کا خدشہ ہو بلکہ شیطان پر بھی لعنت کرنے سے سکوت کیا جاے تو کچھ سوال نہوگا برخلاف اسکے اگر کسی چیز پر لعنت کروگے تو ضرور مواخذہ عقبیٰ مین گرفتار ہوجاؤ گے۔ خدا کی بنائی ہوی چیزون کے مذمت نکرنی چاہیئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جناب رسالت مآب علیہ افضل التحیۃ والسلام برے سے برے کہانے کی بھی کبھی شکایت نہین کرتے تھے بلکہ عادت شریف یہہ تھی کہ اگر غبت ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔

(۷) کسیکے لئے بددعا نکرنی چاہیئے گو کسی نے ایذا بھی پہنچائی

ہو۔ کہ ظالم سے خود خدا سمجھ لیگا۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مظلوم اپنے
ظالم کے ہلاک کی خواہش کریگا تاکہ اوس مظلمہ کا بدل ہو جاے جو ظالم
سے سرزد ہوا تہا۔ اس بدل مین ظالم کا حق مظلوم پر باقی رہ جائیگا۔ جس کا مواخذہ
قیامت کے روز مظلوم سے ہوگا۔ بعض لوگون نے حجاج بن یوسف
کے نسبت اوس کے ظلم کے لحاظ سے زبان درازی کی ہے اسکی
نسبت بہی علماء سلف کا بیان ہی کہ اس زبان دراتہی کا اون لوگون
سے قیامت مین مواخذہ ہوگا گو اوس سے بہی اوس کے ظلم کے
نسبت بازپرس ہوگی۔

(۸) تمسخر اور مزاح سے حفاظت لازم ہی۔ یہہ ایسی بُری چیز ہے کہ
اس سے بوجہ شرمندگی لوگون کا منہ فق ہو جاتا ہے۔ اور رعب و داب
مین فرق پڑجاتا ہی۔ مسخری آدمی سے لوگون کو وحشت ہوتی ہے۔
تمسخر اکثر دلشکنی کا باعث اور خصومت و برہمی مزاج اور قطع محبت کی جڑ
ہی۔ دلون مین اس سے حسد کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس سے
جہانتک ممکن ہو احتراز کرین بلکہ انسان کو چاہئے کہ اس مضمون پر
عمل کرین اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا۔ یعنے کلام لغو سے درگذر و امر

معروف اور نہی منکر کی ہدایت کرو حقیقت مین یہہ ایک بڑی آفت کی چیز ہی اس سے زبان کا بچنا بہت ہی دشوار ہی۔ اس سے بچنے کے لئے عزلت یا خموشی سے بہتر کوی تدبیر نہین ہی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اکثر منھ مین پتھر رکھا کرتے تھے تاکہ ایسی باتون سے بچین اور زبان کیطرف اشارہ کرکے فرماتے تھے کہ یہی چیز ہے کہ جس سے مجھکو اندیشہ ہی جسقدر ہو سکے اسکی حفاظت کرو کہ اس سے بڑھکر انسان کیلئے کوی مہلک چیز نہین ہی خواہ دنیا مین ہو یا آخرۃ مین۔

۴ حفاظت شکم مشتبہ اور حرام کہانے سے بچنا چاہئے۔ رزق حلال کی کوشش کرین جب بقدر ضرورت ملجاسے تو تہوڑی پر ہی کفایت کرین سیری سے کہانا دل کو سخت بنا دیتا ہی۔ قوت حافظہ مین فساد عبادات اور حصول علم مین کہالت اسیکے بدولت پیدا ہوتی ہی۔ یہی باعث ہیجان شہوت ہی۔ اسی سے لشکر شیطان کو تقویت پہونچتی ہے۔ جب طعام حلال کا یہہ حال ہو تو واسے بر حرام خوری۔ جو شخص کہ حرام کہاسے اور عبادت و تحصیل علم مین مشغول ہو تو اوسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوی شخص سرگین سے گہر بناسے۔ اگر آدمی موٹے کپڑے اور کہانے

پر راضی ہو جاوے اور لذات شہوانی کو ترک کردے تو ارتکاب حرام کی ضرورت نہین ہوتی۔ طلب حلال سے مقصود یہہ ہے کہ تا بہ حد علم حرام چیز کا ارتکاب نہو اجرت نوحہ۔ قیمت شراب۔ سود۔ آلات لہو یعنے مزامیر کے ذریعہ سے جو حاصل ہو سب حرام ہی۔ وقف کا مال بغیر شرط وقف کنندہ کے کہانا حرام ہی۔ طالبعلمون کے لئے جو چیز وقف ہو وہ غیر طالب العلم کیلئے ناجایز ہی۔ مردود الشہادت کے پاس کہانا حرام ہی۔ اور جو چیز صوفیاے کرام کے نام سے لیجاوی خواہ از قبیل وقف ہو یا کچھہ اس مین تصرف حرام ہی۔ مصنف کتاب (امام غزالی رح) نے احیاء علوم مین اسکی تفصیل ایک خاص باب مین لکھی ہی اگر اس سے زیادہ تفصیل معلوم کرنی ہو تو احیاے علوم دیکہین کہ معرفت حلال و حرام کے بھی فرض ہی۔

۵ فرج۔ ارتکاب حرام سے فرج کا بچانا ضرور ہی۔ دیکھو خداوند عالم کا کیا ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ۔ ارتکاب حرام سے آدمی اوسوقت تک نہین بچ سکتا جب تک کہ وہ اپنی نظر کی حفاظت نکرے اور جبتک

جو ترک حرام پر راضی ہو ... [illegible]

وجمال کا خیال دل سے نہ نکالے۔ اور حرام کہانے سے اپنے شکم

کو محفوظ رکہے۔ کہ یہ چیزین شہوت کے محرک ہین۔

(۶) ہاتھ مسلمانون کو مارنے اور مال حرام کے لینے سے ہاتون

کو بچانا چاہئے اور نیز مخلوق کو ایذا دینے سے امانت و دیعت مین

خیانت کرنے سے اور مضامین ناجایز کے لکہنے سے بھی اسکی

صیانت ضرور ہے۔

(۷) پاؤن کو حرام کامون کے کرنے کے لئے جانے سے جیسے

کسیکی غیبت کرنے اور مسلمان عورتون کا تعاقب کرنے اور پادشاہ

ظالم کے دروازہ تک جانے سے پاؤن کو بچائے۔ بغیر ضرورت

شدید کے پادشاہ ظالم کے دروازہ تک جانا گناہ کبیرہ مین داخل

ہے۔ کہ خوشامد و چاپلوسی مین داخل ہے۔ اور نیز اوس کے ظلم کو ماننا اور

اوسکی ترغیب دلانا ہے۔ حالانکہ خدا وند عالم نے اسکی ممانعت کی ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ مت رغبت کرو تم اون لوگون

کے طرف جو ظلم کرتے ہین تاکہ تمکو دوزخ کے آگ سے گزند نہ پہونچے

حدیث شریف مین وارد ہے۔ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ

صَالِحٍ لِغِنَاهٗ ذَهَبَ ثُلُثَا دِیْنِهٖ جوشخص کہ تونگر صالح کی تواضع صرف اوسکی مالداری کے لحاظ سے کرے تو اوس کے دین کا تیسرا حصہ کم ہوجاتا ہی جب کہ تونگر صالح کے تواضع کا یہہ حال ہی تو تونگر ظالم کے تواضع اور خوشامد کا کیا نتیجہ ہوگا۔ الحاصل تمام اعضای انسانی خدا کے نعمت ہین ان سے کوی ایسی حرکت واقع نہونے پاے جو موجب معصیت ہو اور تا بامکان اسباب کی کوشش کیجاے کہ یہہ عبادت الٰہی مین مستعمل ہون۔ اگر کوی شخص اسکا خیال نکرے تو وہ اوس وبال مین مبتلا ہوگا جو ان اعضا کے استعمال ناجایز سے واقع ہو۔ بہرکیف نیکی اور بدی کے نتایج تمہارے ہی لیئے مفید اور مضر ہین خداوند عالم تم سے اور تمہارے اعمال سے مستغنی ہے اوسکو کسی چیز کی پروا نہین ہے۔ بعض لوگ خدا کے رحم وعنایت پر بہروسہ کر کے نیک اعمال کو ترک کر دیتے ہین۔ اگرچیکہ خدا رحیم وکریم ہی مگر صرف اس خیال سے اعمال نیک کا ترک کردینا بھی حماقت مین داخل ہی۔ کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ عقلمند وہ شخص ہی جو اپنے نفس پر ملامت کرے اور طاعت مین مشغول ہو۔ تا کہ اسکا نتیجہ آخرت مین ملے اور احمق وہ ہی کہ اپنے نفس پرستی مین مصروف رہے اور خدا سے

جھوٹی امید رکہے کیونکہ اگر خدا سے سچی اور نیک امید ہوتی تو اوس کے
احکام کی تعمیل کرنا اور نیک اعمال کی رغبت ہونا بھی ضرور رہے۔ بغیر اس کے
صرف اس قسم کا خیال کر لینا ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص عالم ہونے کا تو خواہشمند
ہو مگر لکھنے پڑہنے کی کوشش نکرے اور فقط یہہ بات دلمین قرار دی
کہ خداوند عالم کریم و رحیم ہے اور اسباب پر قادر ہی کہ بغیر کسب علوم کے بھی دولت
علم سے سرفراز کرے جیسا کہ خاص خاص بندون کے ساتہہ سلوک کیا ہی یہہ بات
ویسی ہی کہ حصول مال کی تو خواہش ہو مگر کسب وتجارت کا کچھ بھی خیال نہو۔ اور
صرف یہہ مان لیا جاے کہ ہرگاہ خدا خزاین سماوات وارض کا مالک ہی ممکن
ہی کہ کوئی خزانہ ہمکو بھی دیدے۔ مگر ہر شخص کو اسطرح کا خیال کر کے کوشش کا
چھوڑ دینا محض احمقی ہی۔ خداوند عالم کا ارشاد ہی کہ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ
یعنے انسان صرف اپنی سعی سے ممتع ہو سکتا ہی۔ اور پھر ارشاد ہوتا ہے
إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ یعنے تمہارے اعمال کی جزا تمکو ملیگی۔ إِنَّ
الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ۔ نیک بندے بہشت مین ہین
اور بدکار جہنم مین۔ جب یہہ حال ہی تو انسان کو زاد آخرت کے جمع کرنے
مین ہرگز کوتاہی نکرنی چاہئے۔ دنیا اور آخرت کا مالک وہی رحیم وکریم ہی

ہماری طاعت سے کچھ اوس کا کرم زیادہ ہنین ہوتا۔ اوسکا غایت کرم یہی ہے
کہ ہمکو نعیم دایم کے حصول کی راہ بتلاوے اور نعیم دایم یہی ہو کہ انسان
اس چند روزہ دنیا مین ترک شہوات پر قادر ہو لے اور ہوس باطل کے
درپے نہو۔ یعنے یہہ خیال نکرے کہ بغیر عمل کے بھی نجات ہو جائیگی کیونکہ بغیر تخم
بونے کے درو کی امید کرنا عبث ہی۔ اس لئے ضرور ہی کہ انبیا اور صالحین
کی اتباع کیجاے۔ کہ سواے عمل صالح کے مغفرت کی آرزو بیفایدہ ہی۔
مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا جو شخص مشتاق لقا اپنے
رب کا ہو تو اوسکو عمل نیک کرنا چاہئے۔ اور نیز اسباب کو سمجھنا چاہئے
کہ اعمال جوارح کا منشا دل ہی۔ اگر برے افعال سے اپنے جوارح کی حفاظت
منظور ہو تو پہلے دل کے صفائی کی کوشش کرے۔ دل کے صفائی
کے لئے باطنی تقوی کی ضرورت ہی۔ کیونکہ دل ایک ایسا جز ہی کہ اگر
یہہ پاک ہو تو سب جسم اسکے ساتھہ پاک ہو جاتا ہی اگر یہہ خراب ہو
اور اس مین فساد پیدا ہو جاے تو تمام جسم مین فساد پیدا ہو جاتا ہی
پس اسکے لئے مراقبہ کا التزام ضرور ہے۔

## دل کے گناہون کے بیان مین

یہ بات ظاہر ہی کہ صفات مذمومہ بہت ہین اور اس سے دلکو صاف کرنے کے طریقہ بھی بے انتہا ہین۔ مگر وہ طریقہ اسوجہ سے کہ انسان اپنے سب اوقات زینت دنیا کے حاصل کرنے مین کھو دیتا ہی بالکل مشکل ہو گئے ہین اور اوسکا علم بھی بالکلیہ مندرس ہو گیا ہی۔ (گو کتاب احیاء علوم کے ربع ثالث اور ربع رابع مین اسکا ذکر بہ تفصیل ہی) تاہم تین چیزین جو بالکل خباثت قلب سے ہین اور جس سے احتراز ضرور ہی ذکر کئے جاتے ہین یعنی حسد۔ ریا اور عجب ان سے بہت ہی اپنے دلکو بچانا چاہئے۔ اگر اس سے نجات ہو تو پھر دوسرے مہلکات سے بچنے کی توقع ہی اگر اسپر دسترس ہو تو پھر خدا ہی حافظ ہی۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ شُحٌّ مُطَاعٌ وَهَوًى مُتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ۔ تین چیز ہلاکت مین ڈالنے والے ہین ایک بخل ہی یعنے خدا اور خلق کا حق ادا نکرنا دوسرے خواہش نفسانی کی اطاعت کرنا۔ تیسرے خود بینی۔ حسد بھی بخل کا شعبہ ہی کیونکہ بخیل وہ ہی کہ جو اپنی چیز غیر کو نہ دے۔ اور شحیح اوسکو کہتے ہین کہ جو نعمات الٰہی پر قادر ہو اور اوس کے صرف کرنے مین بخل کرے۔ حاسد جب کہتا کہ

کہ کوئی شخص نعمات الٰہی سے (یعنے علم و مال سے) مالا مال ہو تو اوسکو بہت ناگوار ہوتا ہی۔ بلکہ ہمیشہ اوسکے زوال منزلت کے خواہش کرتا رہتا ہی اگرچہ کسیکی زوال نعمت سے اوسکا کوئی فائدہ نہین ہی مگر اسیات کا دھن ضرور ہوگا۔ یہہ گویا انتہا درجہ کی خباثت ہی۔ اسواسطے حدیث شریف مین آیا ہی اَلْحَسَدُ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنے جیسی آگ لکڑی کو کہا جاتی ہی ویسا ہی حسد نیکیون کو چٹ کرجاتا ہی۔ حاسد ایسا بدبخت ہی کہ کبھی اوسپر رحم نہوگا وہ ہمیشہ عذاب دنیا مین مبتلا رہیگا کیونکہ دنیا مین اکثر بندہ ایسے ہین کہ جو انعام الٰہی سے سرفراز ہین اونکا دیکھنا ہی اوسکے لئے جہنم کا کام دیگا۔ جبکہ دنیا کے عذاب کا یہہ حال ہو تو آخرت کا اللہ ہی نگہبان ہی۔ انسان اوسوقت تک حقیقت ولذت ایمان سے مستفیض نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ اوس چیز کو جو اپنے لئے پسند اور دوست رکہتا ہی تمام مسلمانون کے لئے دوست نہین رکہتا۔ ظاہر و باطن تمام کے ساتھ ایک قسم کا برتاؤ چاہیئے کیونکہ سب مسلمان مثل بنائے واحد کے ہین اور ایک کو دوسرے سے تائید ملتی ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہی **قطعہ** بنی آدم اعضای یکدیگر اند

کہ در آفرینش زیک جوہر اند ۔ چون عضوی بدرد آورد روزگار ۔
دگر عضوہا را نماند قرار ۔ پس جبتک اسقدر ہمدردی اور محبت باہمی انسانون
مین نہ پیدا ہو اسوقت تک ثمرہ اعمال کے امید رکھنا اور ہلاکت سے
بچنے کا خیال کرنا بے سود ہی ۔

۳ ۔ ریا ۔ یہہ تو شرک خفی ہی ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِتَّقُوا الشِّرْکَ الْاَصْغَرَ قَالُوْا وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ ۔ فرمایا
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شرک اصغر سے بچو تو
پوچھا حاضرین نے کہ یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہی تو آپ نے فرمایا
کہ ریا ہی ۔ اصل معنی ریا کے یہہ ہین کہ باظہار خصایل نیک لوگون کے
دلون مین جگہ پیدا کرنا ۔ تاکہ نمایش و منزلت حاصل ہو حب جاہ انسان
مین صرف بہ اتباع خواہش نفسانی پیدا ہو جاتی ہی اس مین اکثر لوگ تباہ
اور برباد ہو چکے ہین اور ہوتے جاتے ہین ۔ لوگ اگر انصاف کرین
تو سمجہین کہ علاوہ اعمال تو رہے درکنار اونکے علوم و عبادات کی
محرک بہی ریا و نمایش ہی اور یہہ ایسی بڑی بلا ہی کہ اعمال حسنہ کے
ثواب کو برباد کئے دیتی ہی ۔ چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب

بعض شہید قیامت کے دن دوزخ کے طرف کھینچے جائینگے تو عرض کرینگے کہ ای پرور دگار یہہ فعل تو ہمنے تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا کیا اسکی یہی جزا ہی۔ تو جناب باری سے حکم ہوگا کہ نہین تمھاری یہہ خواہش تھی کہ لوگ تمکو جوانمرد کہین سو تمھاری یہ خواہش پوری ہو چکی یعنے تم لوگون مین شجاع کہلائے پس تمھارے لئے یہی اجر تھا۔ یہی حال علما و حجاج و دور اعظین وغیرہ کا ہی۔ عجب و کبر و فخر یہہ تو بڑی سخت بیماری ہی۔ عجب وہ ہی کہ آدمی اپنے آپ کو بنظر عظمت اور دوسرے کو بنظر ذلت و حقارت دیکھے۔ اور ہر بات مین منم منم زبان پر ہو جیسا کہ ابلیس لعین کا دعوی تھا کہ اَنَا خَیْرٌ مِنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ مین آدم سے اچھا ہون کیونکہ تو نے مجھکو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ عجب سے غرض یہہ ہی کہ لوگون مین اپنی توقیر ہو اور ہر کام اور ہر بات مین لوگ اپنی عزت کرین کبر کی یہہ معنی ہین کہ ہدایت نیک کے قبول کرنیسے نفس مین گریز ہو۔ اور تردید قول سے بچ۔ المختصر جو شخص کہ اپنے کو دوسرون سے اچھا سمجھے وہ متکبر ہی۔ بلکہ انسان کو یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ نیک وہ شخص ہی جو خدا کے پاس بھی نیک ہو مگر اسکا معلوم کرنا محال

ہے کیونکہ وہ متعلق بعلم غیب ہے اسکا حال وقت اخیر معلوم ہوسکیگا۔ یہہ
خیال کرلینا کہ ہم ہی سب سے اچھے ہین جہالت ہے بلکہ چاہئیے تو یہہ
کہ ہر شخص کو اپنے سے اچھا سمجھے۔ مثلاً بچون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ یہہ کم سن ہین انہونے معصیت نہین کی ہے۔ اور ہم گناہ مین
مبتلا ہین۔ بیشک یہہ ہم سے اچھے ہین۔ اگر بوڈھون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ انہونے بوجہ کبرسنی ہم سے زیادہ عبادت کی ہے۔ اس لئے
یہہ ہم سے بہتر ہین۔ اگر عالم ہون تو یہہ سمجھین کہ انکو خدا نے ایسی بزرگی
دی ہے جو ہم مین نہین ہے۔ تو ہم انکے برابر کیونکر ہوسکتے ہین۔ اگر کسی
جاہل کو دیکھین تو یہہ سمجھین کہ اس نے بوجہہ لاعلمی برائی کی اور ہم نے
جان بوجھ کر معصیت کی ہے ہمین پر سخت عذاب ہوگا۔ اگر کافر ہو تو
یہہ خیال کرے کہ شاید یہہ کبھی مسلمان ہو جاوے اور اسکا خاتمہ بخیر ہو
ممکن ہے کہ وہ مقبول بارگاہ ہو جاوے اور ہم مردود رہین۔ الحاصل
تکبر اوسوقت تک دفع ہو نہین سکتا جب تک کہ پوری طور پر یہہ یقین
نہو جاوے کہ بزرگ وہ ہے جو خدا کے پاس بزرگ ہے۔ اور اسکا معلوم
کرنا خاتمہ پر موقوف ہے۔ جب یہہ بات بالکلیہ خاطرنشین ہو جاوے تو

رفتہ رفتہ تکبر دفع ہو سکتا ہی کیونکہ خدا تعالیٰ کا حکم عام ہی۔ خدا مقلب القلوب

ہی جس کو چاہا ہدایت پر لایا اور جسکو چاہا گمراہ کیا۔ حسد وغیرہ کے برائیون

مین تو بہت سے احادیث ہین مگر یہان صرف ایک حدیث کا نقل کرنا

باقتضاے مقام کافی ہوگا رَوَی ابْنُ الْمُبَارَکِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ رَجُلٍ اِنَّہٗ

قَالَ لِمُعَاذٍ یَا مُعَاذُ حَدِّثْنِیْ حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم

فَبَکٰی مُعَاذٌ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَا یَسْکُتُ ثُمَّ سَکَتَ ثُمَّ قَالَ وَاشَوْقَاہُ

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی لِقَائِہٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا مُعَاذُ اِنِّیْ مُحَدِّثُکَ بِحَدِیْثٍ

اِنْ اَنْتَ حَفِظْتَہٗ نَفَعَکَ عِنْدَ اللّٰہِ وَاِنْ اَنْتَ ضَیَّعْتَہٗ وَلَمْ تَحْفَظْہُ

اِنْقَطَعَتْ حُجَّتُکَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا مُعَاذُ اِنَّ اللّٰہَ

تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خَلَقَ سَبْعَۃَ اَمْلَاکٍ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ

وَالْاَرْضَ فَجَعَلَ لِکُلِّ سَمَاءٍ مِنَ السَّبْعِ مَلَکًا بَوَّابًا عَلَیْھَا

فَتَصْعَدُ الْحَفَظَۃُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ حِیْنِ اَصْبَحَ اِلٰی حِیْنِ اَمْسٰی

لَہٗ نُوْرٌ کَنُوْرِ الشَّمْسِ حَتّٰی اِذَا صَعِدَتْ بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا

زَکَّتْہُ وَکَثَّرَتْہُ فَیَقُوْلُ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِھَا لِلْحَفَظَۃِ اِضْرِبُوْا بِھٰذَا

الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهِ اَنَا صَاحِبُ الْغِيْبَةِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَّا اَدَعَ
عَمَلَ مَنِ اغْتَابَ النَّاسَ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ قَالَ ثُمَّ تَاْتِى الْحَفَظَةُ
بِعَمَلٍ صَالِحٍ مِنْ اَعْمَالِ الْعَبْدِ فَتَزَكَّتْهُ وَتُكَثِّرُهُ حَتّٰى تَبْلُغَ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ
وَجْهَ صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ اَرَادَ بِعَمَلِهٖ عَرَضَ الدُّنْيَا اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ
اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهٗ كَانَ يَفْتَخِرُ
عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَبْتَهِجُ نُوْرًا مِنْ صَدَقَةٍ وَصَلَاةٍ وَصِيَامٍ قَدْ اَعْجَبَ
الْحَفَظَةَ فَيُجَاوِزُوْنَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ
الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا مَلَكُ
الْكِبْرِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهٗ
كَانَ يَتَكَبَّرُ عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَزْهُوْ كَمَا يَزْهُو الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لَهٗ دَوِيٌّ مِنْ
تَسْبِيْحٍ وَصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَحَجٍّ وَعُمْرَةٍ حَتّٰى يُجَاوِزُوْا بِهٖ
اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا

بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَظَهْرَهٗ وَبَطْنَهٗ اَنَا صَاحِبُ الْعُجْبِ
اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰى غَيْرِیْ اِنَّهٗ كَانَ
اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَدْخَلَ الْعُجْبَ فِيْهِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ
الْعَبْدِ حَتّٰى يُجَاوِزُوْا بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ كَاَنَّهُ الْعَرُوْسُ الْمَزْفُوْفَةُ
اِلٰى بَعْلِهَا فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا
الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَاحْمِلُوْهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ اَنَا مَلَكُ الْحَسَدِ اِنَّهٗ
كَانَ يَحْسُدُ مَنْ يَّتَعَلَّمُ وَيَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ يَاْخُذُ
فَضْلًا مِّنَ الْعِبَادَةِ كَانَ يَحْسُدُهُمْ وَيَقَعُ فِيْهِمْ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ
اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰى غَيْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ لَهٗ ضَوْءٌ كَضَوْءِ الشَّمْسِ مِنْ صَلٰوةٍ وَّزَكٰوةٍ وَّحَجٍّ
وَّعُمْرَةٍ وَّجِهَادٍ وَّصِيَامٍ يَتَجَاوَزُوْنَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ
فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ
صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ كَانَ لَا يَرْحَمُ اِنْسَانًا قَطُّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَصَابَهٗ
بَلَآءٌ اَوْ مَرَضٌ بَلْ كَانَ يَشْمَتُ بِهٖ اَنَا مَلَكُ الرَّحْمَةِ اَمَرَنِیْ
رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰى غَيْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ

الحفظة بعمل العبد من صوم وصلاة ونفقة وجهاد و
ورع له دوي كدوي النحل وضوء كضوء الشمس ومعه ثلثة
الاف ملك فيجاوزون به الى السماء السابعة فيقول
لهم الملك الموكل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه
واضربوا جوارحه واقفلوا به على قلبه فاني احجب عن ربي
كل عمل لم يرد به وجه ربي انه انما اراد بعمله غير الله
تعالى انه اراد به رفعة عند الفقهاء و ذكرا عند العلماء
وصيتا في المداين امرني ربي ان لا ادع عمله يجاوزني
الى غيري و كل عمل لم يكن لله تعالى خالصا فهو رياء ولا يقبل
الله عمل المرائي قال وتصعد الحفظة بعمل العبد من صلاة و
زكوة وصيام وحج وعمرة وخلق حسن وصمت وذكر الله تعالى
فتشيعه ملائكة السماوات السبع حتى يقطعوا به الحجب
كلها الى الله تعالى فيقفون بين يديه ويشهدون له
بالعمل الصالح المخلص لله تعالى فيقول الله تعالى انتم الحفظة
على عمل عبدي وانا الرقيب على ما في قلبه انه لم يردني

بهذا العمل وانما اراد به غيري فعليه لعنتي فتقول الملائكة كلها عليه

لعنتك ولعنتنا فتلعنه السموات السبع ومن فيهن ثم بكى معاذ

وانتحب انتحابا شديدا وقال معاذ قلت يا رسول الله انت رسول الله

وانا معاذ فكيف لي بالنجاة والخلاص من ذلك قال اقتد بي وان

كان في عملك نقص يا معاذ حافظ على لسانك من الوقيعة في

اخوانك من حملة القرآن خاصة واحمل ذنوبك عليك ولا

تحملها عليهم ولا تزك نفسك بذمهم ولا ترفع نفسك عليهم

ولا تدخل عمل الدنيا في عمل الآخرة ولا تراء بعملك ولا

تتكبر في مجلسك لكي يحذر الناس من سوء خلقك ولا تناج رجلا

وعندك آخر ولا تتعظم على الناس فتنقطع عنك خيرات الدنيا

والآخرة ولا تمزق الناس بلسانك فتمزقك كلاب النار يوم القيامة

في النار قال الله تعالى والناشطات نشطا هل تدري ما هن

يا معاذ قلت ما هي بابي انت وامي يا رسول الله قال كلاب في النار

تنشط اللحم من العظم قلت بابي انت وامي يا رسول الله من

يطيق هذه الخصال ومن ينجو منها قال يا معاذ انه ليسير

عَلیٰ مَن یَسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ اِنَّمَا یَکفِیکَ مِن ذٰلِکَ اَن تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفسِکَ وَتَکرَہُ لَھُم مَا تَکرَہُ لِنَفسِکَ فَاِذَن اَنتَ یَا مَعَاذُ قَد سَلِمتَ ابن مبارک سے روایت ہی کہ ایک شخص نے معاذ سے کہا کہ ای معاذ وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی ہی۔ سایل کہتا ہی کہ یہہ سنتے ہی معاذ اسقدر رونا شروع کئے کہ مین سمجہا تہا۔ کہ وہ سکوت نکرینگے۔ پہر وہ یک بار ساکت ہوے اور واشوقاہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی لقائہ کہکر بیان کئے کہ جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا ہی کہ اے معاذ مین تجہہ سے ایک حدیث کہتا ہون اگر تو اسکو یاد رکہے تو نفع دیگی تجہکو اللہ کے پاس۔ اگر تو اسکو ضایع کردے یا بہول جاوے تو پہر قیامت کے دن خدا کے سامنے تو کوی دلیل پیش نکرسکیگا۔ ای معاذ قبل پیدا کرنے زمین و آسمان کے خداوند عالم نے سات فرشتون کو پیدا کیا۔ اور ہر ایک کو ایک ایک آسمان پر دربان مقرر کیا۔ جو فرشتے کہ تحریر اعمال کے لئے متعین ہین وہ صبح سے شام تک ہر شخص کے اعمال کو جو کچہہ ہوت آسمان پر لے جاتے ہین تو آسمان اول کا دربان

کہتا ہی کہ اس عمل کو صاحب عمل کے پاس ہی پھر لیجاو - مین صاحب
غیبت ہون مجھکو اللہ کا یہہ حکم ہی کہ جو شخص دوسرون کی غیبت کرتا ہی
اوس کے اعمال کو روک دون - پھر یہہ فرشتہ دوسرے شخص کے
نیک اعمال کو لیکر تعریف کرتے ہوے آسمان پر جاتے ہین یہانتک
کہ وہ دوسرے آسمان تک پہنچتے ہین تو وہان کا دربان کہتا ہی
کہ مین فرشتہ فخر ہون مجھکو ایسے شخص کے اعمال کو آگے بڑہانے
کی اجازت نہین ہی کہ جس نے یہہ اعمال صرف منفعت دنیا کے
لحاظ سے کیا ہی کیونکہ یہہ شخص اپنے اعمال کے گھمنڈ پر مجلسون مین
فخر کیا کرتا تہا پھر وہ فرشتہ ایک اور شخص کے نیک اعمال
(جو از قبیل صدقہ و صلواۃ و صوم ہین) نہایت تعجب کے ساتھ لیے ہوے
اون آسمانون پر سے عبور کرتے ہوے تیسرے آسمان تک
پہنچیگا تو وہان کا دربان کہیگا کہ مین فرشتہ کبر ہون مجھکو حکم ہے
کہ متکبرین کے اعمال کو نہ چھوڑون یہ شخص متکبر تہا اوس کے
اعمال اوس کے پاس پھیر لیجاؤ - پھر اور ایک شخص کے اعمال نیک
اسی طرح فرشتے بڑے فخر کے ساتھ آسمان چہارم تک لیجاینگے

مگر موکل آسمان چہارم کہیگا کہ مین صاحب عجب ہون اس شخص کے اعمال
مین عجب یعنے غرور شریک ہی مجھکو ایسے شخص کے اعمال کے چھوڑنے
کی اجازت نہین ہی۔ اسیطرح ایک اور شخص کے اعمال حسنہ مثل عروس
کے لئے ہوے آسمان پنجم پر پہونچینگے تو وہان کا فرشتہ کہیگا کہ مین
صاحب حسد ہون اس شخص کے اعمال کو واپس لیجاؤ کہ یہہ جب کسیکو
ذی علم یا مثل اپنے کام کرتے ہوے دیکھتا یا کسیکو اچھی حالت مین پاتا
تو حسد و عیب جینی کیا کرتا تہا۔ علی ہذا ہر ایک کے اعمال حسنہ کہ جسکی چمک چاند
کی سی ہوگی (از قبیل نماز۔ زکاۃ۔ حج۔ عمرہ۔ جہاد۔ روزہ) لئے ہوے
آسمان ششم پر پہونچینگے تو موکل آسمان ششم کہیگا کہ مین صاحبِ رحمت
ہون یہہ شخص کبھی کسی مصیبت زدہ و بلا رسیدہ پر رحم نہین کرتا تھا
بلکہ اس کی عادت تھی کہ ایسے لوگون کی شماتت کرے لہذا مین ایسے
شخص کے اعمال کو اوپر جانے دینے سے ممنوع ہون اسکے اعمال
پھر لیجاؤ اسیطرح ہر ایک کے نیک اعمال (مثل نماز و روزہ نفقہ
و جہاد و اتقا کہ جسکی چمک و مثل آفتاب کے ہونگے لیکر ساتوین
آسمان تک عروج کرینگے لیکن جو موکل وہان متعین ہی کہیگا کہ مجھکو

شرم آتی ہی کہ ایسے شخص کے اعمال کو چھوڑون کہ جو اللہ کی خوشنودی کے لئے تو نہین کئے گئے صرف علما و فقہا کے پاس اپنے علو مرتبت کے لحاظ سے کئے گئے ہین اس سے تو فقط شہرت منظور تھی۔ بہرحال جو عمل کہ محض بہ نیت رضاے الٰہی نہ ہو وہ ریا ہی اور عمل ریائی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول نہین ہی۔ اسکے سوا بعض لوگون کے ایسے اعمال بھی ہونگے جو ان سب مراتب سے گذر کے خاص بارگاہ قدس مین پہونچ جاینگے اور کل ملایکہ اوس نیک عمل کی گواہی دینگے باین جناب باری سے ارشاد ہوگا کہ تم تو صرف محافظین اعمال ہو اور مین اسکا رقیب ہون مجھکو اس شخص کے دلی قصد سے آگھی ہی۔ اس نے یہہ عمل خاص میرے لیے نہین کیا ہی۔ بلکہ دوسرون کے دکھانے کے لئے کیا ہی اسواسطے مین اس شخص پر لعنت کرتا ہون یہہ سنتے ہی کل ملایکہ لعنت کرینگے بلکہ آسمان وزمین اور اوس مین رہنے والے بھی لعنت کرینگے۔ یہہ سنتے ھی معاذ رونا شروع کئے اور ایک چیخ ماری اور جناب رسالتمآب صلعم سے عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ تو رسول ہین اور مین معاذ ہون تو پھر فرمائیے کہ میری نجات

کی کیا سبیل ہی تو آپ نے فرمایا کہ میری اقتدا کرو گو تمہارے اعمال مین نقص ہو۔ اے معاذ اپنے بہائی جلبن کے غیبت سے (خاصتہً مسلمانون کے اور عموماً سب کے غیبت سے) اپنی زبان کو بچاؤ۔ اپنی برائی کو اپنے ہی تک محدود رہنے دو۔ دوسرون کے فتراک مین مت باندہو۔ اور دوسرون کی مذمت کرکے تم اپنے کو مت رسوا کرو۔ اعمال دنیا کو اعمال آخرت مین مت شریک کرو۔ ریاست کرو۔ تکبر کو چھوڑ دو کہ تمہاری بدخلقی سے جو لازمہ کبر ہی لوگ خایف نہو جائین لوگون کو دشنام مت دو۔ تا کہ دوزخ کے کتے تمکو نہ کاٹ کہائین۔ وہ جو خداوند عالم کا ارشاد ہی والناشطات نشطا اے معاذ تم جانتے ہو کہ ناشطات کیا ہی تو معاذ نے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ آپ ہی فرمائیے کہ وہ کیا ہی تو آپ نے کہا کہ وہ دوزخ کے کتے ہین ہڈیون سے گوشت جدا کرتے ہین۔ تو معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسی خصلتون کا اختیار کرنا تو بہت دشوار معلوم ہوتا ہی۔ معلوم نہین کہ نجات کیونکر ہو۔ تو ارشاد ہوا کہ اے معاذ اگر اللہ چاہے تو سب کچھ آسان ہی مگر انسان کو اسقدر لحاظ ضرور ہی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہ غیر کے

سے لئے بھی ویسی ہی عزیز رکہے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرے وہ غیر کیلئے
بھی اچھی نہ سمجھے اگر یہ بات ہو جاوے تو پھر سلامتی ہی۔ خالد بن معدان کہتے ہین
کہ اس حدیث کے سننے کے بعد مین نے کسیکو معاذ سے زیادہ قرآن کے
تلاوت کرتے ہوے نہین دیکھا۔ بہرحال ان ابواب کے حصول کا خیال
لازم ہی۔ یہہ سب خرابیان صرف اسوجہ سے پیدا ہو جاتے ہین کہ اکثر لوگ
علم کو صرف جاہ و منزلت کے لئے حاصل کرتے ہین اور اسی وجہ سے
اس بلا مین پہنس جاتے ہین بلکہ ان سے تو جاہل ہی اچھے کہ ایسے امور
سے کوسون بہاگتے ہین۔ اسواسطے ان مہلکات سے حذر کرنا اور اپنے
قلب کے صفائی کی فکر کرنا بہت ضرور ہی۔ یہہ تینون خصلتین جو ذکر ہو چکین
امہات خبایث قلب سے ہین اور اسکی جڑ حُبّ دنیا ہی۔ اسواسطے جناب
رسالت مآب فرماتے ہین کہ حُبُّ الدُّنیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیئَۃٍ اور وہ جو
اَلدُّنیَا مَزرَعَۃُ الاٰخِرَۃِ ہے صرف اوس شخص کے لئے ہی جو دنیا
کو اسیقدر اختیار کرے کہ جس سے امور دینی مین تائید ہو۔ اور جسکی
نیت یہہ ہو کہ صرف تنعمات دنیا مین پہسے رہین اوس کے لئے تو باعث
ہلاکت ہی۔ یہانتک تو ظاہر تقوی کا ذکر بقدر ضرورت بیان ہو چکا لیکن

اولاً ان معاملات کا امتحان انسان اپنے نفس کے ساتھ کرلے اگر اس میں کامیابی ہو تو پھر احیاء العلوم کا مطالعہ کرے کہ جس میں باطنی تقوی کا ذکر ہے۔ جب باطن تقوی سے بھی دل کی آراستگی ہو جاے تو اوسوقت بندہ اور خدا کے درمیان جو حجاب ہے رفع ہو جائیگا۔ انوار معارف منکشف ہونگے چشمہ ہای علوم نافعہ دریای دل سے جاری ہونگے۔ اسرار ملک و ملکوت کہل جاینگے۔ اور اوسوقت ادن علوم باطنی پر بصیرت و قدرت حاصل ہو جائیگی کہ جس کے مقابلہ میں یہہ علوم ظاہری کہ جنکا ذکر تک صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں نہیں تھا نظر سے گرجائینگے اگر باین ہمہ اسی قیل و قال اور جھگڑے میں مبتلا رہنا پسند ہو تو بڑی ہی مصیبت کی بات ہے اور بے انتہا حسرت و ندامت کا معاملہ ہے۔

## آداب صحبت و معاشرت با خدا و با بندگان خدا

انسان سے حضر و سفر اور خواب و بیداری بلکہ موت و حیات میں جو رفیق ہے وہ وہی پروردگار ہے جو سبکا مالک اور خالق ہے۔ اور رفیق بھی ایسا کہ جب تم یاد کرو تو تمہارے ساتھ ہے۔ چنانچہ کس مہربانی سے

ارشاد ہوتا ہی کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ اور جب بوجہ قصور عبادت و
ظہور معصیت کے کسیکا دل شکستہ ہو تو اوسکی عنایت کارفرمائی کریگی
چنانچہ حکم ہوتا ہی اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِنْ اَجَلِیْ۔ اگر انسان
ذرا اسباب کو خوب سمجھ لے تو کیا سوای اللہ کے اور کسیکو اپنا معین
وحامی خیال کرسکتا ہی۔ ہرگز نہین پس تمام اوقات اسی ملازمت فکر مین
صرف ہونا سرمایۂ نجات ہی۔ اگر اسکا التزام محال ہو تو جب کبھی راتدن
مین موقع ملے اپنے صاحب کے طرف رجوع کرنا۔ اور بعجز والحاح
اپنے حاجات کا پیش کرنا بہت ضرور ہی اسیکو خلوت کہتے ہین اور
اس خلوت مین آداب مع اللہ کا لحاظ چاہیئے جو چودہ ہین۔ ۱ سر جھکائے
رہین اور آنکھین بند ہون ۲ بالکلیہ خداوند عالم کیطرف متوجہ ہون۔
۳ ساکت رہین ۴ جوارح مین سکون ہو ۵ امتثال اوامر کی پابندی ہو
۶ اور نیز اجتناب از نواہی کی بھی ۷ راضی برضاے الٰہی ہو۔
۸ مداومت ذکر کے قلب ولسان سے رہے ۹ ذکر نعماے الٰہی ہو۔
۱۰ حق بات کا اختیار کرنا باطل کا ترک کرنا ۱۱ مخلوقات سے ہر حال
مین قطع امید کرنا ۱۲ خضوع بخوف وہیبت الٰہی ۱۳ انکسار مع الحیاء

۱۴ حیلہ کسب سے ہاتھ دہونا کیونکہ خدا رزق کا ضامن ہی - وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اللہ کے فضل پر توکل کرنا کیونکہ سوا ے خدا کے کوی مربی نہین ہے - یہہ آداب اسطرح اختیار کئے جائین کہ گویا عادت مین داخل ہوجائین - کیونکہ یہہ آداب اوس مالک کے ساتھ ہین جو ایک لحظہ اپنے بندون سے جُدا نہین ہوتا - مخلوقات کی محبت و ملاقات ایسی نہین ہی کہ وہ کبھی ملتے ہین اور کبھی جدا رہتے ہین اگر کوی عالم ہی تو اوسکو معلوم کرنا چاہئے کہ عالم کے سترہ آداب ہونے چاہئین -

## آداب عالم

۱ بردباری ۲ لزوم حلم ۳ مجلس مین وقار اور آئین کے ساتھ بیٹھنا ۴ بندگان خدا کے ساتھ تکبر نکرے مگر ظالم کے ساتھ تاکہ اوسکو تنبیہ ہو ۵ محافل ومجالس مین تواضع کا لحاظ رکھنا ۶ ترک ہزل و مزاح ۷ شاگردون پر مہربانی کرنا اور جہال سے درگذرنا ۸ نیک تفہیم سے بلید الطبع کی اصلاح کرنا ۹ بلید الطبع پر غضب نکرنا ۱۰ جو بات معلوم نہو اوس سے صاف اقرار کرنا اور کچھہ شرم نکرنا -

۱۱ مسایل کے تفہیم مین جہانتک ممکن ہو کوشش کرنا ۱۲ دلیل کو ماننا گو دشمن بھی پیش کرے ۱۳ سچی بات کا ماننا اگرچہ اپنے سے کم مرتبہ شخص کہے ۱۴ طالبعلمون کو مضر علم کے حاصل کرنے سے جیسا سحر و نجوم و رمل وغیرہ منع کرنا ۱۵ طلباء کو اسبات سے منع کرنا کہ وہ علوم نافع یعنی علوم دین سے دنیوی اغراض متعلق نکرین ۱۶ طلباء کو قبل ازادای فرض عین فرض کفایہ کے طرف رجوع کرنے سے منع کرنا فرض عین یہہ ہی کہ ظاہر و باطن تقوی سے آراستہ ہو ۱۷ پابندی عمل کیونکہ بغیر عمل کے دوسرون پر نصیحت موثر نہین ہوتی۔

## آداب طلبا

۱ اوستاد کو سلام کرنا اور باجازت اوسکی خدمت مین حاضر ہونا ۲ اوستاد کے سامنے بڑہ زبانی نکرنی ۳ جب تک اوستاد کسی بات کو نہ پوچھے اپنی طرف سے کچھ نہ بیان کرے ۴ جب تک اوستاد کی اجازت نہو کوی چیز طلب نکرنا ۵ اوستاد کے قول سے تعارض نکرنا۔ یعنے یہہ کہنا کہ فلان شخص نے آپ کے برخلاف اسطرح بیان کیا ہی۔ ۶ خلاف رای اوستاد کے کوی کام

نکرنا ے جس مجلس مین اوستاد موجود ہو پھر دوسرے شخص سے سوال کرنا یا مشورت کرنا منع ہی ۸ اوستاد کے سامنے باادب بیٹھے اور تبسم وغیرہ نکرے ۹ اگر اوستاد غمگین یا فکرمند ہو تو زاید سوالات نکرنا چاہیے۔ ۱۰ جب اوستاد اٹھے تو آپ بھی تعظیما اُٹھ کھڑے ہونا چاہیے۔ ۱۱ جب اوستاد مجلس سے اوٹھے تو اوس سے باتین اور سوال کرتا ہوا پیچھے پیچھے نہ چلے۔ ۱۲ راستے مین چلتے چلتے سوال نکرین الا یہہ کہ وہ اپنے قیامگاہ کو پہنچ جائین ۱۳ استاد سے بدظنی نکرے۔ گو اوستاد سے کوئی فعل مکروہ سرزد ہوا ہو۔ اگر اس قسم کا خیال بھی ہو تو وہ قول جو موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا تہا یاد کرے جو یہہ تہا "کیا تمنے بغرض ہلاکت اہل کشتی کے کشتی کو توڑ دیا تہا"۔ گو اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے ابتداءً خضر علیہ السلام کے حرکت کو مکروہ خیال کر کے کہا مگر درحقیقت چونکہ وہ فعل شریعت باطن کے موافق تہا لہذا آخر پھر اوسکی تصدیق کی۔

## اولاد کے آداب والدین کے ساتھ

۱ جو بات ماں باپ کہین اوسکو مانین ۲ والدین کی تعظیم ہر وقت

ملحوظ رہے ۳ اطاعت اگرچہ مضر ہو (مگر یہہ کہ حد معصیت تک نہ پہونچ جائے) لازم سمجھے ۴ چلنے مین ماں باپ پر سبقت نکرے ۵ والدین کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرے ۶ اگر والدین بلائین تو کہے کہ جی حاضر ہوا لیے بالفاظ تعظیم جواب دے ۷ ہر بات اور ہر کام مین والدین کے رضامندی کا خیال رہے ۸ والدین کے ساتھ بعجز و تواضع پیش آے۔ انکی خدمت خود کرے ۹ والدین پر کسی بات کی منت نہ رکھے ۱۰ کبھی او نپر بنظر غضب نہ دیکھے ۱۱ ترش روئی سے نہ پیش آئے ۱۲ بغیر اذن والدین کے سفر نکرے۔ ہر ایک انسان کے لئے استاد اور والدین کے بعد دوسرے لوگ تین قسم کے ہین دوست۔ جان پہچان۔ اجنبی۔

## آداب معاشرت اصناف خلق کیساتھ

پس اگر انسان کو اجنبیون سے معاملہ پڑجاے تو امور ذیل کا لحاظ رکھے ۱ اونکی گفتگو مین دخل نہ دیا جاوے ۲ اونکی بیہودہ باتین ماننی نہ جائین ۳ اگر اون کے زبان سے کچھ الفاظ نا ملایم بھی سنے تو اوس سے درگذر کرے ۴ اون سے زیادہ ربط و ضبط

نہ بڑہا دین اور نہ اپنا کوی راز یا حال اوسنے بیان کرین ۵ اگر کوی
فعل بد اون سے سرزد ہو تو بشرط امید قبول او سپر متنبہ کرے۔
احباب و اخوان کے ساتھ ملاقات رکہنے مین و ہبا تون کا لحاظ
چاہئے۔ اول یہہ کہ ایا وہ صحبت و محبت رکہنے کے لایق ہین کہ
نہین۔ کیونکہ ہر شخص دوستی کے لایق نہین ہو سکتا۔ جناب رسالتماب
صلعم فرماتے ہین اَلْمَرْءُ عَلیٰ دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِل
یعنے یہہ کہ انسان اپنے دوست کا طریقہ اختیار کرتا ہی۔ اس لیئے
جس سے دوستی کیجاے پہلے اوسکی حالت دریافت کیجاے پہر
جب ایسا کوی رفیق ملجاے تو پہر یہہ دیکھنا چاہئے کہ اوس مین
شرایط مفصل ذیل ہین کہ نہین۔ عاقل ہو کیونکہ احمق کی صحبت سے
بجز وحشت اور قطع محبت کے کوی نتیجہ ہی نہین ہی۔ اور نیز یہہ کہ
احمق سے سواے مضرت کے نفع کی توقع نہین۔ گو اوس کے
نیت مین نفع پہونچانا ہو۔ جناب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین۔
وَلَا تَصْحَبْ اَخَا الْجَہْلِ وَاِیَّاکَ وَاِیَّاہُ فَکَمْ مِنْ جَاہِلٍ اَرْدیٰ
صحبت مت رکہہ جاہل سے اور بچا اپنے کو اوس سے + بہت سے جاہلون نے ہلاک کیا کہ

حَلِیمًا حِینَ وَاخَاهُ ٭ یُقَاسُ الْمَرءُ بِالْمَرءِ ٭ إذَا مَا الْمَرءُ مَاشَاهُ ٭ وَ لِلشَّیْءِ

دانشمند کو جبکہ اوس سے دوستی کی تھی ٭ قیاس کیجاتا ہے آدمی آدمی کے ساتھ جبکہ اوس کے ساتھ ہوتا ہے ۔ جیسا کہ مقابلہ

النَّعلُ بِالنَّعْلِ إذَا مَا النَّعْلُ حَاذَاهُ ٭ وَلِلشَّیْءِ مِنَ الشَّیْءِ مَقَایِیسُ

کفش کا کفش سے کیا جاتا ہے جبکہ کفش مقابل ہو کفش کے ٭ ایک چیز کو دوسری چیز سے قیاس اور

وَ اَشْبَاهُ ٭ وَ لِلْقَلْبِ عَلَی الْقَلْبِ ٭ دَلِیلٌ حِینَ یَلْقَاهُ ٭

مماثلت کا موقع ہے ٭ اور دل کو دل سے راہ ہوتی ہے جب آپس مین ملاقات ہو

۲ خلق ۔ بد خلق سے قطع تعلق کرنا چاہئیے بد خلق وہ ہے کہ جو غضب و شہوت کے وقت اپنے نفس پر حاوی نہو سکے ۔ چنانچہ علقمہ عطاردی نے وفات کے وقت اپنے صاحبزادہ کو کیا خوب نصیحت کی ہی کہ ای فرزند تو ایسے شخص سے دوستی اختیار کر کہ جس سے تیرے مال و آبرو کی حفاظت ہو ۔ اور جس کی صحبت تیری زینت کا باعث ہو ۔ اور وہ ایسا شخص ہو کہ بوقت حاجت تیری اعانت کر سکے ۔ اگر تو اوس کے ساتھ نیکی سے پیش آوے تو وہ بھی تیرے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے ۔ تیری نیکیون کا اظہار کرے اور بدیون کو چھپائے ۔ اور جسکو تیرے قول و فعل پر اعتبار ہو اور تیری ترقی مناصب کا خواہان ہو ۔ اور بالفرض اگر اختلاف راے بھی ہو تو تیری

راے کو مقدم سمجھے - جناب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین اِنَّ اَخَاکَ
الْحَقَّ مَنْ کَانَ مَعَکَ وَمَنْ یَضُرُّ نَفْسَہٗ لِیَنْفَعَکَ وَمَنْ اِذَا
وہ ہی جو تیرے ساتھ ہو اور تیرے نفع کیلئے اپنا نقصان بھی گوارا کرے اگر زمانہ
رَیْبُ الزَّمَانِ صَدَعَکَ شَتَّتَ فِیْکَ شَمْلَہٗ لِیَجْمَعَکَ -
سے کچھ تجھکو گزند پہنچے تو وہ ہر طرح کی پریشانی تری اطمینان کیلئے برداشت کرے

۳ مرد صالح ہو - فاسق کی صحبت اختیار نکرنی چاہیے کیونکہ جس شخص کے دل مین خدا کا خوف ہوگا وہ کبھی گناہ کبیرہ پر اصرار نکریگا - اور جسکو اللہ کا ڈر نہو گا وہ نفس کی شرارت سے بچ نہین سکتا - اور بہت جلد اوسکی حالت بدلتی جاتی ہی - قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ - وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا - جناب باری عز اسمہ کا ارشاد ہوتا ہی کہ ای محمد تم مت اطاعت کرو اوس شخص کی کہ جس کا دل اللہ کے ذکر سے غافل ہی - اور صرف ہوای نفسانی مین مبتلا ہی کہ ایسی شخص کا انجام تباہی ہی - اس سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق لایق صحبت نہین ہی - ہمیشہ فسق و معصیت کا دیکھنا دلکو سخت کودیتا ہے - کیونکہ کثرت فجور سے گناہ کے ہیبت دل سے جاتی رہتی ہے - چنانچہ غیبت

کو بھی لوگ کچھ نظر عظمت سے نہین دیکھتے حالانکہ وہ بڑی بلا ہی۔ اور
بدترین معائب وگناہ سے ہی۔ جیسے کہ ایک عالم کو حریر و طلا کا استعمال
جسطرح ناجایز ہی اوس سے بھی غیبت بُری ہی۔
۴ حریص ہو۔ حریص کی صحبت بھی سم قاتل ہی اوس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
کیونکہ انسان بالطبع تشبہ اور اقتدا پر مجبور ہی۔ جیسی صحبت ہو ویسا رنگت
آجاتا ہی۔ بلکہ اکثر طبع سلیم طبع فاسد کے متبع ہو جاتی ہے۔ اور صاحب طبع سلیم کو
اسکی خبر بھی نہین ہوتے۔ پس اگر حریص کی صحبت اختیار کروگے تو تم بھی
حریص ہو جاوگے۔ اور اگر زاہد کی صحبت اختیار کروگے تو زاہد بنجاؤگے
جناب علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ أَحْيُوا الطَّاعَاتِ بِمُجَالَسَةِ مَنْ
يُسْتَحْيَى مِنْهُ یعنے زندہ کرو تم عبادت کو ان لوگون کے صحبت سے
جو عبادت سے زندہ ہین یعنے اپنے اوقات کو عبادت مین بسر کرتی ہین
۵۔ صادق ہو۔ جھوٹے کی صحبت مت رکھو کیونکہ جھوٹے آدمی سے اکثر
دھوکا ہوتا ہی۔ جھوٹی بات مثل سراب کے ہی کہ جس سے امور بعید قریب
نظر آتے ہین۔ اور قریب بعید۔ ان خصلتون کے اختیار کرنے مین اکثر
صحبت اہل مدارس (یعنے علما و طلبا) و اہل مساجد (زاہدین) ہارج

ہوتی ہے پس دو باتون میں سے ایک بات اختیار کرو یا تو عزلت و تنہائی کہ موجب سلامتی ہے یا دوستون کے اخلاق کا اندازہ کر کے اون سے صحبت اختیار کرو۔

دوست تین قسم کے ہین ایک دوست عقبیٰ کہ جس مین سوای دینداری کے تم کچھ نہ دیکھو گے۔ دوسرا دوست دنیا کہ جو اخلاق حسنے سے آراستہ ہو تیسرا دوست مونس کہ جس مین کسی قسم کا شر و فساد نہو ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِنَ الْوَحْدَۃِ تنہائی بد صحبت سے اچھی ہے اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے۔ عوام الناس تین قسم کے ہین ایک تو مثل غذا کے ہین کہ بغیر اون کے طبیعت سیر نہین ہوتی یہہ تو علما ہین۔ اور دوسری مثل دوا کے ہین کہ کبھی اونکی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی نہین۔ تیسری مثل بیماری کے ہین کہ ان کی احتیاج تو نہین ہے مگر کبھی آدمی اسمین مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہ جن سے نہ تو کچھ نفع ہو اور نہ موانست جیسا فاسق۔ مبتدع۔ کذاب غیبتی ایسے لوگون سے تو بلحاظ دفع شر مدارات کرنی چاہئے۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلعم ارشاد فرماتے ہین کہ مُدَارَاۃُ النَّاسِ صَدَقَۃٌ۔

تالیف قلوب صدقہ ہی یعنے تالیف قلوب کا ثواب مثل ثواب صدقہ کے ہی۔ مگر جو لوگ کہ مثل بیماری کے ہین اونکا وجود بھی مصلحت سے خالی نہین ہی اوسکے دیکھنے سے انسان کو برے افعال پر آگہی ہوتی ہی اگر انسان مین مادہ عبرت ہو تو ایسے لوگون سے بہت کچھہ اثر پذیر ہو سکتا ہی۔ سعید وہی جو دوسرون کی نصیحت قبول کرے اَلْمُوْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُوْمِنِ کی یہی معنی ہین عیسے علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے ادب سکھلایا تو آپ نے فرمایا کہ مجکو کسی نے ادب نہین سکھلایا مگر یہہ کہ مین جاہلون کو دیکھتا تھا اور عبرت حاصل کرتا تھا۔ حقیقت مین آپکا قول بہت سچا ہی اگر لوگ برے افعال واقوال سے بچین تو اونکا ادب مکمل ہو جائیگا اور کبھی اونکو تعلیم کے حاجت نہ رہیگی۔

## بیان رعایت حقوق صحبت

جب تمکو کسی سے مصاحبت ومحبت ہو تو تمکو آداب صحبت کا لحاظ رکھنا بھی ضرور ہے اگرچہ آداب صحبت بہت ہین مگر مختصراً کچھہ ذکر کئے جاتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ مَثَلُ الْاَخَوَیْنِ مِثْلُ الْیَدَیْنِ تَغْسِلُ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی ۔ دو دوست مثل دو ہاتھہ کے ہین جو ایک

دوسرے کو دہوتا ہے ایک مرتبہ حضرت ایک باغچہ مین تشریف لیگئے اور وہان سے دو مسواک لئے ایک سیدھا اور ایک ٹیڑا۔ٹیڑا تو اپنے لئے رکھے اور سیدہا بعض اصحاب کو جو ہمراہ تھے عنایت فرمائے تو صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کے تو آپ ہم سے زیادہ تر مستحق تھے تو آپنے فرمایا کہ جب کسیکو کسی سے ملاقات و مصاحبت ہوتی ہے تو اگرچہ وہ صحبت ایکساعت کی بھی ہو۔مگر اوس کی نسبت حق اللہ کی نگہبانی یا عدم نگہبانی کا سوال ہوگا یعنے حقوق صحبت کا اور نیز جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ جب دو شخص آپس مین دوست ہون تو خدا کے پاس زیادہ تر وہ شخص محبوب ہے جو اپنے دوست کے ساتہہ زیادہ رعایت سے پیش آتا ہو۔

## آداب صحبت

۱ ایثار مال۔اگر ایثار ہو سکے تو جسقدر ممکن ہو حاجت کے وقت مدد کر ۲ اعانت ذاتی بطیب خاطر بلادرخواست ۳ حفاظت راز ستر عیوب اور ایسی چیز کے معلوم کرانے سے سکوت کرنا کہ جس سے اپنے دوست کی ناخوشی کا احتمال ہو۔۴ اگر لوگ اپنے دوست کی تعریف کرین تو اوسکا اظہار اپنے دوست پر کرنا اور خود بھی اوس سے خوش ہونا

۵ اگر اپنے دوست کے متعدد نام ہون تو جو نام اوسکو مرغوب ہو اوسی پکارنا اور اوس کے محاسن کا ذکر بلا افراط و تفریط کرنا۔ نیک افعال کی ستایش کرنی اور برائیون سے درگذرنا۔ اور بشرط ضرورت بہ تلطف و مدارا نصیحت کرنا ۶ دوست کے قصور سے (باوجود قدرت انتقام) درگذر کرنا اور کسی قسم کی ملامت نکرنی ۷ غائبانہ اپنے دوست کیلئے (خواہ زندگی مین ہو یا بعد موت) دعاے خیر کرنا۔ کہ ایسی دعا کبھی رد نہین ہوتی ۸ دوست کے اہل وعیال سے (بعد وفات دوست) اور عزیز و قریب سے اوسی محبت و مروت سے پیش آنا جیساکہ زندگی مین عادت ہو ۹ دوست کو کسی قسم کی تکلیف ندینا۔ تا بامکان دوست کے مشکلات مین مدد کرنا۔ جاہ و مال کے حاصل کرنے مین اپنے دوست سے استمداد نہ چاہنا کہ اس سے اکثر تغیر پیدا ہوتا ہی۔ جس بات مین اپنے دوست کی خوشی ہو اوس مین اپنی بھی خوشی سمجھنا۔ اور جس مین اوس کی ناخوشی ہو اوس سے خود بھی ناخوش ہونا۔ پس جب تک اس قسم کا برتاو سراً و علانیۃً نہو اوسوقت تک آدمی درجہ اخلاص مین کامل نہین ہوتا۔ حاصل یہ کہ محبت و مروت خالصاً لوجہ اللہ ہو۔ کیونکہ بغیر اوسکے

اس قسم کے رعایتون کا ملحوظ رکھنا از قبیل محالات ہی ۱۰ اگر دوست سے ملاقات ہو تو پہلے آپ سلام کرنا۔ مجلس مین اپنے دوست کو اچھی جگہہ دینا ۱۱ جب دوست سے ملاقات ہو تو حالت دوست کی اتباع کرنا۔ مثلاً اگر دوست کہڑا ہو تو خود بھی تعظیماً کہڑے رہنا ۱۲ جب تک دوست گفتگو کرتے رہے آپ خاموش رہنا اور قطع سخن نکرنا۔ حاصل کلام اپنے دوست کے ساتھ ایسا برتاو کرنا جو کسیطرح ناگوار نہو۔ پس اسطرح جو شخص اپنے دوست کے ساتھ مدارات نکرے وہ دنیا اور آخرت کے وبال مین مبتلا ہوگا۔ یہانتک تو عوام الناس اور احباب کے ساتھ برتاؤ کرنیکا ذکر ہوا۔ اب اون لوگون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن سے فقط تعارف ہو یعنے وہ لوگ جو نہ بہ حیثیت اصدقا ہون اور نہ عوام بلکہ شناسا ہون ایسے لوگون سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ دوست تو ہر حال مین معین ہوگا۔ اور جس سے کسی قسم کا تعارف ہی نہو وہ تو کسی معاملہ مین دخل ہی نہ دیگا۔ مگر جو لوگ شناسا ہین اور بظاہر دوستی کا دم بھرتے ہین انھین سے ہر قسم کے نقصان کا اندیشہ ہی ایسے لوگون سے جہانتک ممکن ہو اپنی صحبت کو کم کرنا چاہئے۔ اگر بالفرض آدمی ایسے لوگون مین کبھی

(مثلاً درس گاہون مین یا مساجد مین یا بازار وغیرہ مین) پہنچ جاے تو
کبھی ان کو بنظر حقارت نہ دیکھے گو بظاہر وہ خفیف وحقیر ہی ہون کیونکہ
ممکن ہی کہ خدا کے پاس اونکی منزلت زیادہ ہو۔ اور ایسے لوگون کو اونکے
تمول اور وجاہت دنیوی کے لحاظ سے بنظر عظمت دیکھنا بھی منع ہی
کہ حب دنیا مین گرفتار نہو جاے جو باعث ہلاکت ہی۔ جناب رسالتمآب صلعم
فرماتے ہین کہ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِغَنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ۔ جو شخص
کسی تونگر کے مدارات صرف اوسکی مالداری کے وجہ سے کرے تو
اوس کے دین سے دو ثلث گھٹ جائینگے۔ خدا کے پاس دنیا و مافیہا
کی کچھ بھی قدر و منزلت نہین ہی۔ پس انسان کو اس بات سے پرحذر رہنا
چاہئیے کہ حصول دنیا کے فکر مین کہین دین برباد نہو جاے۔ وگرنہ پروردگار
کے سامنے خفت ورسوائی ہوگی اور اس طمع سے خود اہل دنیا کے
پاس تم ذلیل ہو جاوگے اور اون سے تمھین کوئی نفع نہو گا۔ اور
جو لوگ کہ صرف مالداری کے لحاظ سے تمہاری خاطر و مدارات کرین
اور بہ تعظیم وتکریم پیش آئین وہ بھروسہ کے لایق نہین ہین کیونکہ تجربہ
سے یہ بات ثابت ہی کہ سچی محبت کرنے والے بہت کم ہین اور امید

نہین کہ حاضر و غائب لوگ کسی سے یکسان لطف و مہربانی کے ساتھ برتاو کرین
اکثر غائبانہ شکایت ہوجاتی ہی اور ایسا ہونا بعید از قیاس بھی نہین ہی۔ کیونکہ
جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھین تو ضرور اسبات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ
ہم بھی دوسرون کے نسبت ایسا ہی پیش آتے ہین بلکہ اپنے والدین
اور عزیز و اقارب اور اساتذہ کے ساتھ بھی ایسے ایسے امور کا انتساب
کرتے ہین جو شاید کبھی بالمشافہہ ذکر نکر سکین گے۔ پس اگر کوئی ہماری
شکایت کرے تو کیا عجب ہی۔

اہل دنیا سے مال وجاہ اور اعانت کے توقع کو بھی قطع کرنا چاہیے کیونکہ
طامع اپنے مقاصد کو کم حاصل کرتا ہی بلکہ جسقدر طمع زاید ہوگی اوسیقدر
ذلت حاصل ہوگی۔ اگر کسی نے انجاح مرام مین تائید کی ہو تو خدا کا بھی شکر
ادا کرو۔ اور اوس متوسل کا بھی کیونکہ بغیر ادا کرنے شکر متوسل کے خدا کا
شکر بھی مکمل نہین ہوتا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَن لَم یَشکُرِ النَّاسَ
لَم یَشکُرِ اللہِ تعالیٰ جو بندون کا شکر ادا نہین کرتا وہ خدا کا بھی شکر
یعنے شکر کامل ۱۲
ادا نہین کرتا۔ اور اگر کوئی تائید سے پہلو تہی بھی کرے تو اوس سے
نہ تو ناخوش ہونا چاہیے۔ اور نہ شکایت کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان کے

تو یہہ تعریف ہی کہ دوسرون کے عذر کو قبول کرے - اور منافق وہ ہی
کہ جو محض لوگون کی عیب چینی کرے - ایسی حالت مین تو صرف یہہ خیال
کر لینا مناسب ہوگا کہ یہہ عدم تائید شاید کسی ایسے عذر خاص پر محمول ہی کہ
جس سے ہمین آگہی نہین ہی - اور جب تک کہ اسباب کا ثبوت یقینی نہو
کہ ہماری نصیحت غیر کے حق مین اثر پذیر ہوگی اوسوقت تک کسیکو نصیحت
بھی نہ کرنی چاہئے - ورنہ تناقض پیدا ہو جائیگا - اور لوگ بیفائدہ دشمن
ہو جائینگے - اگر اہل تعارف کسی مسئلہ مین خطا کرین اور پہر تم سے اوس کے
معلوم کرنے مین بھی ننگ و عار کرین تو اونکو تعلیم بھی ندینا چاہئے کیونکہ
ایسے لوگ اس شعر کے مصداق ہین کہ ؎ کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + اور اگر کسی مسئلہ کی لاعلمی محض کسی معصیت
کی وجہ سے ہو جسکا ارتکاب جہالت سے ہوگیا ہی تو ضرور ایسے لوگون
کی تفہیم ملطف و مدارا کرنی چاہئے -

اگر کسی اہل ملاقات سے تمہارے حق مین کوئی نیکی ہو تو خدا کا شکر کرو
کہ تم کو ایسے شخص کا دوست بنایا - اور اگر کچھ برائی دیکھو تو اللہ پر سونپ دو
اور اوس سے کنارہ کرو - مگر عتاب مت کرو - اور نہ یہہ کہو کہ تم نے

ہمارے ساتھ اسطرح کا سلوک کیون کیا اور ہمارا لحاظ کیون نکیا گیا کہ یہہ محض حماقت کی علامت ہی۔ بڑا احمق وہ ہی کہ اپنے کو دوسرون سے اچھا سمجھے جب کوی شخص تمھارے ساتھ برائی سے پیش آئے تو سمجھہ لو کہ یا تو یہہ صرف تمھارے افعال بد کی پاداش ہی جو تم سے کبھی (پیشتر) سرزد ہوی ہین۔ اس لئے انسانکو اپنے گناہون سے توبہ کرتے رہنا چاہیے یا خدا کا عذاب تمپر دنیا مین نازل ہوا ہی اسکا علاج یہی ہی کہ حق بات سنکر گو تلخ ہو بسمع قبول سنا کرو۔ اور کلام باطل پر سکوت کیا کرو۔ لوگون کے نیکیون کو ظاہر کرو اور برائیون سے چشم پوشی اختیار کرو۔ علما کے صحبت سے حذر کرو۔ خصوص ایسے عالمون کے صحبت سے جو مجادلہ مین مبتلا ہین۔ کہ یہہ لوگ اکثر اپنے حسد کے وجہ سے دوسرون کے لئے حوادث دہر کا انتظار کرتے رہتے ہین اور اپنے وہم کے پردے مین قطع محبت بھی کر دیتے ہین اور تمھاری رسوای کا اپنی صحبت و مجلس مین مضحکہ کیا کرتے ہین۔ حتی کہ ان خیالی ذلتون کا استعمال اس شہرت سے کرتی ہین کہ گویا اوہنون نے سنگ ملامت تمھارے منھ پر پھینک مارا۔ یہہ لوگ مناظرہ و بحث کبھی دوسرے کے بات کو فروغ ہونے نہ دینگے۔ اور کبھی

کسیکی خطا سے درگذر نکرینگے اور کسی کے عیب کو معاف نہ فرماینگے بلکہ اوسی عیب کو ظاہر کرینگے۔ غیر کے تھوڑے سے منفعت پر انکا دل جلیگا۔ اور تمام کے ہمتین اور رہتا ہین اوسکے فتراک مین باندہینگے بظاہر تو یہہ نفع رسان معلوم ہونگے اور باطناً انسے مضرت پہونچیگی بہرحال جو کچھ کہ ابتک ذکر ہوچکا یہہ سب بدیہی امور ہین۔ ان مہلکات سے وہی بچ سکتا ہی جسکو خدا بچاوے پس ایسے لوگون کے صحبت مین سواے نقصان و خسارت کے کوئی فائدہ ہی نہین ہی۔ اور یہہ ایسی کہلی ہوی باتین ہین کہ جسکا ہر شخص اعتراف کر سکتا ہی۔ قاضی ابن معروف رحمۃ اللہ نے اس مضمون کو کیا خوب نظم کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| فَاحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً | وَاحْذَرْ صَدِيقَكَ أَلْفَ مَرَّةً |
| دشمن سے تو ایک بار خوف کر | اور دوست سے ہزار بار |
| فَلَرُبَّمَا انْقَلَبَ الصَّدِيقُ | فَكَانَ أَعْرَفَ بِالْمَضَرَّةِ |
| پس جب دوست اپنی دوستی سے پہر جاتے تو | مضرت پہونچانے کے عمدہ طریقہ کو وہ جانتا ہے |

اسیطرح ابن تمام نے بھی کیا اچھا لکہا ہے

| | |
|---|---|
| عَدُوُّكَ مِنْ صَدِيقِكَ مُسْتَفَادٌ | فَلَا تَسْتَكْثِرَنَّ مِنَ الصِّحَابِ |
| تیرے دشمن تیرے دوستون ہی سے نکلینگے | پس دوستون کی تعداد کو مت بڑہاو |

فَإِنَّ الدَّاءَ أَكْثَرُ مَا تَرَاهُ     يَكُونُ مِنَ الطَّعَامِ أَوِ الشَّرَابِ

اکثر بیماریاں جو تم دیکھتے ہو     کھانے پینے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

اگر بھلائی چاہتے ہو تو ہلال بن علا درقی کے قول پر کاربند رہو۔

لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ أَحْقِدْ عَلَى أَحَدٍ     أَرَحْتُ نَفْسِي مِنْ هَمِّ الْعَدَاوَةِ

جب میں کسی کی خطا معاف کرتا ہوں اور کسی پر کینہ نہیں کرتا     تو میرا نفس دشمنی کے تکلیفات سے محفوظ رہتا ہے

إِنِّي أُحَيِّي عَدُوِّي عِنْدَ رُؤْيَتِهِ     لِأَدْفَعَ الشَّرَّ عَنِّي بِالتَّحِيَّاتِ

بدرستیکہ میں دشمن کو خوش کرتا ہوں بمجرد اسکے دیکھنے کے     اظہار تبسم و خوشی سے تاکہ بلا دفع ہو جاوے

وَأُظْهِرُ الْبِشْرَ لِلْإِنْسَانِ أُبْغِضُهُ     كَأَنَّهُ قَدْ مَلَأَ قَلْبِي مَسَرَّاتٍ

کشادہ روئی سے پیش آتا ہوں اوس شخص کے ساتھ جس سے مجھے تنفر ہے     اسطرح کہ گویا اوس نے میرے دل کو خوشی سے مالا مال کر دیا

وَلَسْتُ أَسْلَمُ مِمَّنْ لَسْتُ أَعْرِفُهُ     فَكَيْفَ أَسْلَمُ مِنْ أَهْلِ الْمَوَدَّاتِ

جبکہ مجکو اجنبیوں سے ہی بچنا محال ہے تو     دوستوں سے کیونکر نجات ملیگی۔

النَّاسُ دَاءٌ وَدَوَاءُ النَّاسِ تَرْكُهُمُ     وَفِي الْجَفَاءِ لَهُمْ قَطْعُ الْأُخُوَّاتِ

لوگ مثل بیماری کے ہیں اسکا علاج ترک صحبت ہے     کیونکہ انسے ذرا بھی کنارا کرو تو عداوت پیدا ہو جاتی ہے

فَسَالِمِ النَّاسَ تَسْلَمْ مِنْ غَوَائِلِهِمْ     وَكُنْ حَرِيصًا عَلَى كَسْبِ التَّقِيَّاتِ

جو شخص انکی شرارتوں سے بچا وہی محفوظ رہا     اسواسطے گوشہ گیری زیادہ اختیار کرو

وَخَالِقَ النَّاسَ وَاصْبِرْ مَا بُلِيتَ بِهِمْ | اَصَمُّ اَبْكَمُ اَعْمٰی ذَا التَّقِیَّاتِ

لوگون کے موافق رہو اور اون سے جو کچھ واقع ہو اوسپر صبر کرو | چپ رہو بہرا اور اندھا بنجاؤ بہر کیف اپنے کو بچاؤ

اور نیز بعض حکما کے ان اقوال پر عمل کرو۔ دوست دشمن سے یکسان بخوشی ملاؤ نہ اوسکے لئے کوی ذلت کا سامان مہیا کرو اور نہ اون سے کچھ خوف کرو وقار و تواضع کو ہاتھ سے جانے مت دو مگر وقار مین کبر اور تواضع مین مذلت نہو ہر چیز کا برتاؤ اعتدال کے ساتھ کرو افراط و تفریط مذموم ہے کما قیل

عَلَیْكَ بِاَوْسَاطِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا | طَرِیْقٌ اِلٰی نَهْجِ الصِّرَاطِ قَوِیْمٌ

لازم کرو تم اعتدال کہ وہ | راہ راست پر پہونچنے کا ذریعہ ہے

وَلَا تَكُ فِیْهَا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا | فَاِنَّ كِلَا حَالِ الْاُمُوْرِ ذَمِیْمٌ

اپنے کامون مین افراط و تفریط مت کرو | کہ یہہ دونون باتین مذموم ہین

چلنے کے وقت غرور کے ساتھ سیدہے بائین طرف اور پیچھے پلٹ پلٹ کر مت دیکھو۔ اگر کہین مجمع دیکھو تو بغیر حاجت کے مت ٹہرو۔ اگر کسی مجلس مین بیٹھو تو اطمینان کے ساتھ بیٹھو متوحشانہ مت بیٹھو۔ ہاتون کی انگلیون کو باہدیگر مت ملاؤ کہ اس سے اکثر اونگھنی آتی ہی جو فعل شیطانی ہی

کھلی ہوا داڑھی مین بیفائدہ انگلیان ڈالنا۔ اور انگشتری کو پھراتے رہنا ہمیشہ دانتون مین خلال کرنا۔ ناکمین اونگلیان ڈالنا۔ کثرت سے تھوکنا۔ بار بار انگڑائیان لینا منہہ پر سے مکھیان اوڑانا منع ہی رینٹ اور بلغم کے دفع کرنے مین بھی احتیاط چاہیئے مجلس مین یہہ بھی ضرور ہے کہ بالکل سکوت ہو اور کسی قسم کا بلوا نہو گفتگو بھی سنجیدہ اور متانت کے ساتھ ہو۔ مخاطب کے ساتھ توجہ رہے استماع کلام کے وقت استعجاب ظاہر نہو۔ بار بار مخاطب سے ایک ہی بات کا استدراک بھی نہو کہ عیب مین داخل ہے۔ فضول و مضحکہ آمیز گفتگو سے محترز رہے۔ اپنی اولاد یا شعر و سخن یا تصنیف و تالیف کی ستایش خود آپ کرنا معیوب ہی۔ بلکہ جو چیز اپنی ذات سے خصوصیت رکھتی ہو اوسکی بھی تعریف کرنی نہ چاہیئے عورتون کے مانند تزئین لباس کی خواہش یا مبتذل لباس پہنا سرمہ کا زیادہ استعمال۔ بالون مین زیادہ تیل لگانا نہ چاہیئے۔ لوگون کے پاس ہمیشہ حاجت پیش کرنا نہ چاہیئے کسیکو ظلم کی ترغیب بھی مت دو۔ اپنے عیال کو دوسرون کے تشخیص مراتب کا رجحان مت دلاؤ کہ اسمین دو قباحتین ہین۔ ایک تو یہہ کہ مثلاً جب وہ کسیکو اپنے سے حقیر سمجھینگے تو اوس شخص کو بنظر استخفاف دیکھینگے دوسرا

یہ کہ اگر کسی کو ذی مرتبت پاسینگے تو اوس سے اپنے دل مین کھنچا کرینگے
اور نیز اگر ان سے کچھ خطا ہو جاسے تو نرمی کے ساتھ درگذر کرو۔ اور
مہربانی بھی اعتدال کے ساتھ کرو۔ خدمت گار و حواشی کے ساتھ ٹھٹھا
مت کرو۔ کہ اس سے رعب و داب مین فرق آتا ہی۔ کسی سے جھگڑا
ہو جاسے تو حلم کو ہاتھ سے جانے مت دو جہالت کو کام مین مت لاؤ
تعجیل کار سے پرہیز کرو۔ جواب سمجھکر دیا کرو۔ جھگڑے کیوقت بار بار ہاتھ
سے اشارہ نکرو۔ اور اگر کوئی پس پشت ہو تو اوس کے طرف التفات
مت کرو۔ اور نیز جھگڑے کے وقت پنڈلیون پر مت بیٹھو۔ جبتک
غصہ کم نہو بات مت کرو۔ تقرب سلطانی سے ڈرو۔ وہ دوست جو صرف
تمھاری خوشحالی کا رفیق ہو (جیسے تونگری اور صحت) اور برے وقت
مین کام نہ آئے (یعنے حالت افلاس و مرض مین) اوس سے پرہیز
کیا کرو کہ وہ بڑا دشمن ہی۔ مال کو جان سے زیادہ عزیز مت رکھو۔
المختصر یہانتک جن ابواب کا ذکر ہو چکا ہی وہ بدایۃ ہدایت کیلیئے کافی
ہے اگر بالفرض کچھ باقی ہی تو صرف یہی ہی کہ انکا تجربہ کیا جاسے بدایت
ہدایت کے متعلق جو باتین بیان ہوئین ہین۔ آداب طاعات۔ ترک معاصی

مخالطت خلق - ان تینون چیزون کے مجموعہ کو تقوی - دین کامل - زاد آخرت سے بھی تعبیر کرتے ہین - پس اگر ان امور کے طرف طبیعت کا میلان ہو - اور نفس مین انکی حصول اور عمل کے جانب رغبت پائی جاے تو سمجھئے کہ مادہ عبودیت ہی امید ہی کہ خداتعالی ایمان کامل سے دلکو منور کردے -

چونکہ اس کتاب مین ہدایات و نہایات دونون باتون کا ذکر ہوچکا ہی تو نہایت ہدایت کے بعد اسرار و غوامض اور علوم باطنہ اور مکاشفات کا مرتبہ ہی - جسکا ذکر احیاء العلوم مین موجود ہی - اگر شوق ہو تو اوس کے طرف رجوع کرو - اور اگر صرف انہین اعمال و وظایف کا اختیار کرنا جو اس کتاب مین مذکور ہوی ہین گران معلوم ہو اور تنفر پایا جاے - اور نیز یہہ خیال پیدا ہو کہ بھلا اس علم سے ہمین مناظرہ وغیرہ مین کیا مدد ملیگی - اور اپنا جنس پر کیا سرسائی ہوسکیگی - حصول تقرب وزرا و سلاطین اور مناصب وغیرہ مین اس سے کیا تائید مل سکیگی تو سمجھ لو کہ شیطان تمہین غارت کیا چاہتا ہے اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھنے کے درپے ہے - اور تمکو ایسی علوم کے ترغیب دیا چاہتا ہی کہ جسکو تم اپنے خیال مین مفید سمجھتے ہو

مگر یقین جانو کہ وہ سرمایہ تباہی و بربادی کا ہے اور نعیم دائم یعنے جوار رب العالمین سے باز رکھنے کی تدبیر ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

## صحت نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١١ | ٦ | مَا تَقَرَّبَ | مَا تَقَرَّبَ | ١٣ | ٨ | هٰذَا لْيَوْمِ | هٰذَا الْيَوْمِ |
| " | ٧ | مَا فَرَضْتُ | مَا افْتَرَضْتُ | " | ١١ | " | " |
| " | ٨ | فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ | فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ | ١٤ | ٦ | فِیْ | فِیَّ |
| " | ٩ | يَنْطِقُ | يَنْطِقُ | " | " | مَا يَنْفَعَنِیْ | مَا يَنْفَعُنِیْ |
| " | " | يَبْطُشُ | يَبْطِشُ | ١٥ | ١٢ | مِنَ النِّفَاقِ | مِنَ النِّفَاقِ |
| ١٣ | ٣ | اَصْبَحِنَا | اَصْبَحْنَا | ١٦ | ٣ | شَقَّ | اَنْ اَشُقَّ |
| " | " | وَاَصْبَحِ الْمُلْكُ | وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ | ایضًا | ٦ | يَكْتُبُ | يُكْتَبُ |
| " | ٤ | اَصْبَحِنَا | اَصْبَحْنَا | ١٧ | ٢ | بِالْقُوْلِ | بِالْقَوْلِ |
| " | ٧ | " | " | " | ٣ | اِرْحِنِیْ | اَرِحْنِیْ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١٨ | ٢ | تُعْطِنِیْ | تُعْطِینِیْ | ٢٩ | ٦ | سَلَّمَ | سَلِّمْ |
| " | ١٠ | اسْمَعْنِیْ | اَسْمِعْنِیْ | ٣٠ | ٢-٣ | کُلُّہٗ | کُلِّہٖ |
| " | ١٢ | السَّلَاسِلْ | السَّلَاسِلِ | " | " | عَاجِلُہٗ | عَاجِلِہٖ |
| " | حاشیہ سطر ٣ | یعنے بلال | . | " | " | آجِلُہٗ | آجِلِہٖ |
| ١٩ | ٥ | تَزِلَ | تَزِلَّ | " | ٤ | یُقَرِّبُ | تُقَرِّبُ |
| " | " | تَزِلُ | تَزِلَّ | " | ٥ | عَبْدَکَ | عَبْدُکَ |
| " | ١٤ | وَاَسْتَبِحُکَ | وَاُسَبِّحُکَ | " | " | نَبِیَّکَ | نَبِیِّکَ |
| ٢٤ | ٥ | مُنْشَاءِ | مُنْشَاءَ | " | ٨ | رَشَدًا | رُشْدًا |
| " | ٦ | سُمْعَۃَ ـ | سُمْعَۃً | " | ١٠ | ذَلْجَلَالُ | ذَالْجَلَالِ |
| " | " | اِتِّقَاءُ | اِتِّقَاءً | " | ١٢ | تُکَلِّمَنِیْ | تَکَلِّمْنِیْ |
| " | ٦ | وَابْتِغَاءِ | وَابْتِغَاءَ | " | ١٣ | اَصْلَحْ | اَصْلِحْ |
| ٢٩ | ١ | وَابْعَثْہُ | وَابْعَثْہٗ | " | " | کُلَّہٗ | کُلُّہٗ |
| " | ٣ | وَعَدْتَہُ | وَعَدْتَّہٗ | ٣٠ | ١٤ | اَصْبَحتُ | اَصْبَحْتُ |
| " | " | اَرْحَمُ | اَرْحَمَ | " | ١٥ | اَمْلَکُ | اَمْلِکُ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۱ | ۲ | فَقِیرًا | فَقِیرًا | ۴۵ | ۸ | أ یقظنی | اَیقظنی |
| ″ | ″ | فَقرٌ | اَفقرا | ″ | ″ | واستعملنی | واستعملنی |
| ″ | ″ | غنیٌّ | غنیٌّ | ″ | ۹ | تبعدنی | تبعدنی |
| ″ | ۴ | اَکبرُ | اَکبرُ | ″ | ۱۰ | فتعطنی | فتعطنی |
| ″ | ″ | مُبلغ | مَبلغ | ۵۲ | ۲ | وَجهت | وَجهت |
| ″ | ۵ | تَسلّط | تُسلّط | ″ | ۴ | ربّ | ربّ |
| ″ | ″ | لایرحمنی | لایرحمنی | ۵۹ | ۳ | الجمعة | الجمعة |
| ۳۳ | ۱ | سلّم | سلّم | ۶۱ | ۸ | اَعفنی | اَغنِنی |
| ″ | ۲ | لایضرّ | لایضرّ | ″ | ۹ | عمّن | عمّن |
| ۴۱ | ۹ | محمّدان | محمّدان | ۶۳ | ۸ | والعطش | والعطش |
| ″ | ۹ | وابعثه | وابعثه | ۶۴ | ۱۵ | لخلوف | لخلوف |
| ″ | ۱۰ | وعدّته | وعدته | ۶۵ | ۸ | للجنة | للجنّة |
| ۴۴ | ۱۳ | ارفعه | ارفعه | ″ | ۹ | الرعیان | الریّان |
| ۴۵ | ۱ | آخذ | آخذ | ۶۶ | ۱۰ | اَیدیهم | اَیدیهم |
| ″ | ۴ | اَقض | اِقضِ | ″ | ″ | اَرجلهم | اَرجلهم |
| ″ | ۵ | مُماتها | مَماتها | ۷۰ | ۱۳ | بعیب | یغیب |
| ″ | ″ | اُمنها | اَمِنتها | ″ | ۱۴ | میتا | میتا |
| ″ | ۶ | احییتها | آحییتها | ۷۳ | ۹ | بنی | بنی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ٧٢ | ١٠ | دوسرے کی بات کاٹے اور | ۔ |
| 〃 | ١١ | خدا تعالی | خدای تعالی |
| 〃 | ١٣ | دوسرے کی بات کاٹنی دور | ۔ |
| ٧٣ | ٧ | تَذَكَّرُوا | تَذَكَّرُوا |
| ٧٧ | ١٤ | غَيْرَ | غَيْرُ |
| ٨٢ | ١ | ہیں | ہین |
| 〃 | ١٠ | مُهْلَكَاتٌ | مُهْلِكَاتٌ |
| ٨٧ | ٤ | بِاَسْنَادِهٖ | بِاِسْنَادِهٖ |
| 〃 | 〃 | اَنَّهٗ | اِنَّهٗ |
| 〃 | ٥ | لِمَعَاذٍ | لِمُعَاذٍ |
| 〃 | 〃 | حَدَّثَنِيْ | حَدِّثْنِيْ |
| 〃 | ٨ | مَعَاذُ | مُعَاذُ |
| 〃 | 〃 | اِنَّ | اِنِّيْ |
| 〃 | ٩ | نَفَخْتَ | نَفَخْتُ |
| 〃 | 〃 | ضَغَعَةً | ضَبْعَتَهٗ |
| 〃 | ١٠ | مَعَاذُ | مُعَاذُ |
| 〃 | ١١ | سَبَعَةٌ | سَبْعَةً |
| 〃 | ١٢ | السَّبَعِ | السَّبُعِ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ٨٧ | ١٣ | فَتَصَدُ | فَتَصْعَدُ |
| 〃 | 〃 | اَصْبُحُ | اَصْبَحَ |
| 〃 | 〃 | اَمْسِي | اَمْسَى |
| 〃 | ١٤ | صَعَدَتْ | صَعِدَتْ |
| 〃 | ١٥ | زَكَّتَهُ | زَكَّتْهُ |
| 〃 | 〃 | كَثَرَتَهُ | كَثَّرَتْهُ |
| 〃 | 〃 | الْمُوَكِّلُ | الْمُوَكَّلُ |
| ٨٨ | ١ | وَجْهُهُ | وَجْهَهٗ |
| 〃 | ٣ | ۔ | اَعْمَالَ الْعَبْدِ كَهٗ نُوْرٌ |
| 〃 | 〃 | فَتَرَكْتَهٗ | فَتَزَكِّيْهِ |
| 〃 | ٤ | تَقِفُوا | قِفُوْا |
| 〃 | 〃 | وَاَضْرِبُوْا | وَاضْرِبُوْا |
| 〃 | ٥ | وَجْهُهٗ | وَجْهَهٗ |
| 〃 | 〃 | صَاحِبُهٗ | صَاحِبِهٖ |
| 〃 | ٦ | اَدْعُ | اَدَعَ |
| 〃 | ٧ | انا ملك الفقر | |
| 〃 | ٩ | الْخَفْظَةُ | الْحَفَظَةُ |
| 〃 | ١٠ | تَقِفُوا | قِفُوا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸۸ | ۱۰ | وُاُضْرُبُوا | وَاضْرِبُوْا | ۸۹ | ۹ | اُدْعُ | اَدْعَ |
| " | " | صَاحِبُهُ | صَاحِبِهٖ | " | " | الْحُفْظَةُ | الْحَفَظَةُ |
| " | ۱۱ | اُدْعُ | اَدْعَ | " | ۱۲ | تَقُفُّوْا وَاضْرُبُوْا | تِقْفُوْا وَاضْرِبُوْا |
| " | ۱۳ | يَزْهُوْ | يَزْهُوْ | " | " | وَجْهُ | وَجْهَ |
| " | " | الْكَوْكَبُ | الْكَوْكَبُ | " | ۱۵ | اُدْعُ | اَدْعَ |
| " | " | الدُّرِيُ | الدُّرِّيُ | ۹۰ | ۲ | النَّخَلُ | النَّخْلِ |
| " | ۱۵ | تُقْفُوْا | تِقْفُوْا | " | ۴ | تَقْفُوْا وَاضْرُبُوْا | تِقْفُوْا وَاضْرِبُوْا |
| " | " | وَاَضْرُبُوْا | وَاضْرِبُوْا | " | " | صَاحِبُهُ | صَاحِبِهٖ |
| ۸۹ | ۱ | وَجْهُهُ | وَجْهَهٗ | " | ۵ | وَاضْرُبُوْا | وَاضْرِبُوْا |
| " | " | صَاحِبُهُ | صَاحِبِهٖ | " | ۶ | كُلُّ | كُلَّ |
| " | " | ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ | ظَهْرَهٗ وَبَطْنَهٗ | " | " | عَيْنُ | عَيْنَ |
| " | ۲ | اُدْعُ | اَدْعَ | " | ۸ | اُدْعُ | اَدْعَ |
| " | ۵ | بعملها | بَعْلِهَا | " | ۱۰ | الرَّاىُ | الْمرائی |
| " | " | تُقْفُوْا وَاَضْرُبُوْا | تِقْفُوْا وَاضْرِبُوْا | " | ۱۱ | خُلُقَ | خُلُقَ |
| " | ۶ | وَجْهُهُ صَاحِبُهُ | وَجْهَهٗ صَاحِبِهٖ | " | " | صُمْتُ | صَمْتَ |
| " | ۷ | كُلُّ | كُلَّ | " | " | ذِكْرُ اللهِ | ذِكْرِ اللهِ |
| " | " | يَاْخُذُهُ | يَاْخُذُ | " | ۱۲ | فَتَتَشَيَّعُهُ | فَتَشْيِيعُهُ |
| " | ۸ | يَقَعُ | يَقَعُ | ۹۰ | ۱۲ | الْحُجُبُ | الْحُجُبَ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۰ | ۱۳ | کلها | کلّها | ۹۱ | ۱۳ | مَعَاذُ | مُعَاذٌ |
| // | ۱۴ | المُخلِص | المُخلَص | // | ۱۴ | النّجم | النّجمَ |
| ۹۱ | ۲ | السّمواتِ | السّمواتُ | // | ۱۵ | یَطیقُ | یُطیقُ |
| // | // | مَعَاذُ | مُعَاذٌ | // | // | مَعَاذُ | مُعَاذٌ |
| // | ۳ | مَعَاذُ | مُعَاذٌ | ۹۲ | ۲ | تکرہ | تکرۃ |
| // | ۴ | // | // | // | ۳ | مَعَاذُ | مُعَاذٌ |
| // | // | اِقتَدِبی | اِقتَدِ بی | ۱۰۴ | ۱۴ | اَدرِی | اَدرِی |
| // | ۵ | نقص | نقّص | ۱۰۵ | ۱ | تشاہ | شاہٗ |
| // | ۶ | اَخوانک | اِخوانک | // | ۳ | مُقایس | مقاییس |
| // | // | اولا | ولا | ۱۰۶ | ۴ | صدعک | صدعک |
| // | ۷ | نفسک | نفسُک | // | // | شتت | شتّت |
| // | ۴ | وتذمهم | بذمّهم | // | ۱۰ | قلبه | قلبهٗ |
| // | ۹ | تتکبّر | تتکبّرُ | // | // | آمرۃ فرطا | امرہ فرطا |
| // | // | یخذر النّاس | یحذر النّاس | ۱۰۷ | ۱۰ | عدوک | عدوّک |
| // | // | خُلقک | خُلُقک | // | ۱۲ | الصدیق | الصدیق |
| // | // | تناج | تُناج | // | // | بالمضرۃ | بالمضرّۃ |
| // | ۱۰ | فتنقطع | فتنقطعَ | // | ۱۵ | صدیقتک | صدیقتک |
| // | ۱۲ | والنّاشطاتُ | والنّاشطاتِ | // | // | تستکثرن | تستکثرن |